بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلاتِ کتاب

بہ فیضان: حضرت شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقیؒ (بانی جامعہ نظامیہ)

نام کتاب	:	رمضان......احکام وآداب
مرتب ومترجم	:	مولوی محمد نذیر خان (صدر مدرس مدرسۃ الامام انوار اللہؒ)
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰ (ایک ہزار نسخے)
سنِ اشاعت	:	شعبان ۱۴۳۰ھ مطابق اگست/ ۲۰۰۹ء
کمپیوٹر کتابت	:	الھدایہ کمپیوٹر سنٹر، دبیر پورہ
تزئین وطباعت	:	محمد انوار اللہ 09390045494
ناشر	:	الھدایہ پبلیکشنز
قیمت	:	-/30 روپئے
حقوقِ کتاب	:	جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

ملنے کے پتے

مدرسۃ الامام انوار اللہؒ، دبیر پورہ، حیدرآباد۔ فون:9396560983

ادارہ منہاج القرآن حیدرآباد، انڈیا۔ فون:040-64511142

عرشی کتاب گھر میر عالم منڈی حیدرآباد۔ فون:9440068759

دکن ٹریڈرس مغل پورہ حیدرآباد۔ فون:55710230

فہرست مضامین

سلسلہ	مضمون	صفحہ نمبر
۱	عرض مؤلف	۳
۲	بہار رمضان	۴
۳	معمولاتِ رمضان	۱۰
۴	تراویح...........احکام وآداب	۲۰
۵	روزہ...........احکام وآداب	۲۹
۶	اعتکاف......احکام وآداب	۳۹
۷	شبِ قدر......احکام وآداب	۴۵
۸	عیدالفطر......احکام وآداب	۵۸

عرض مرتب

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء واشرف المرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔اما بعد

رمضان المبارک کا مہینہ رحمت ومغفرت اور دوزخ سے نجات کی ضمانت حاصل کرلینے کا مہینہ ہے۔اس کا ہر لمحہ قیمتی اور اسکی ہر ساعت اہم ترین ہے،یہ ہی وہ مہینہ ہے کہ جس میں نفل کا ثواب فرض اور فرض کا دیگر دنوں کے ستر فرائض کے برابر ہوتا ہے لہذا رمضان کے ہر لمحہ کو حصول رضاء الٰہی کے لئے مشغول کرنا ضروری ہے۔

کسی بھی چیز کے متعلق اسکی اہمیت وفضیلت سے کماحقہ واقف نا ہونا اور اسکی انجام دہی کے لئے ایک جامع نظام کا نہ ہونا اس چیز سے بے رغبتی،عدم توجہی اور ادائیگی میں بدنظمی پیدا کرتا ہے اور کسی بھی کام کو اسی وقت بحسن وخوبی اس وقت انجام دیا جاسکتا ہے جبکہ اسکے متعلقہ مسائل معلوم ہوں،اسی ضرورت کے پیش نظر کتاب ''رمضان......احکام وآداب'' تالیف کی گئی ہے جس میں معمولاتِ رمضان،تراویح،روزہ،شب قدر،اعتکاف،عید الفطر کے احکام،فضائل و آداب کو کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ تالیف ہذا کو مولف کے لئے حصول حسنات اور کفارۂ سیئات کا ذریعہ بنائے اور اسکے افادۂ کو عام کرے اور شرف قبولیت سے نوازے آمین۔

محمد نذیر خان

خادم مدرسۃ الامام انوار اللہؒ

2017

بہار رمضان

خطبہ استقبال رمضان

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقُ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئٌ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم الفصل الثالث)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان کے آخری دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اور اس (خطبہ) میں ارشاد فرمایا کہ ایک بڑے مہینہ نے تم پر سایہ ڈالا ہے جو برکت والا مہینہ ہے یہ ایک ایسا (مبارک) مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات ہے (جس میں عبادت کرنا) ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے اللہ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا اور اس کی راتوں میں عبادت (یعنی تراویح پڑھنے) کو سنت (موکدہ) قرار دیا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی نیک (نفل) کام کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کرے تو وہ اس شخص کے برابر ہے جو کسی اور مہنہ میں فرض عبادت ادا کرتا ہے (یعنی اس مہینہ کی نفل عبادت اجر وثواب میں دوسرے مہینوں کی فرض عبادت کے

برابر ہے)اور جو شخص اس (مہینہ) میں فرض عبادت کرے تو (اجر وثواب پانے میں) وہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی دوسرے مہینہ میں ستر (۷۰) فرض ادا کرے ۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ ہمدردی کرنے کا ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کو افطار کرائے تو یہ اس شخص کے گناہوں کی بخشش کا سبب ہے اور دوزخ سے اس کی نجات کا ذریعہ ہے، اور اس شخص کو اس روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے اور اس سے روزہ دار کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی (راوی نے کہا) صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک کو اتنی مقدور نہیں کہ روزہ دار کو افطار کرا سکیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالی ہر اس شخص کو یہ ثواب دیتا ہے جو کسی روزہ دار کو دودھ کا ایک گھونٹ پلائے یا کھجور کھلا دے یا (کم از کم) پانی کا ایک گھونٹ ہی پلا دے۔ اور جو شخص کسی روزہ دار کا پیٹ بھر دے گا تو اللہ تعالی میرے حوض (کوثر) سے اس کو ایسا سیراب کریگا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء (یعنی پہلا دہا(رحمت ہے اور درمیان (یعنی دوسرا دہا) بخشش ہے اور آخر (یعنی تیسرا دہا) دوزخ سے نجات ۔ اور جو شخص اپنے غلام (خادم) سے کم کام لے تو اللہ تعالی اس کو بخشش دے گا اور اس کو دوزخ سے نجات دے گا۔

استقبال رمضان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا أَقْبَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَسْتَقْبِلُوْنَ وَ مَاذَا يَسْتَقْبِلُكُمْ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : بِأَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَحْيٌ نَزَلَ أَوْ عَدُوٌّ حَضَرَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ شَهْرُ رَمَضَانَ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ أَهْلَ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ قَالَ وَفِيْ الْقَوْمِ رَجُلٌ يَهُزُّ رَأْسَهُ يَقُوْلُ : بَخٍ بَخٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَأَنَّهُ ضَاقَ صَدْرُكَ بِمَا سَمِعْتَ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ ذَكَرْتُ الْمُنَافِقَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْمُنَافِقُ كَافِرٌ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئٌ۔ (البیہقی شعب الایمان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی آمد ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! کیا چیز کا تم استقبال کر رہے ہو اور کیا چیز تمہارا استقبال کر رہی

ہے! حضرت عمر بن خطاب ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا وحی نازل ہوئی یا دشمن آیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ رمضان کا مہینہ (آیا ہے) اللہ تعالیٰ (اسکی) پہلی رات میں اس قبلہ (کعبہ کا استقبال کرنے) والوں میں سے ہر ایک کو بخشش دیتا ہے۔ (راوی نے) کہا کہ قوم میں ایک شخص تھا جو اپنے سر کو ہلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ: واہ، واہ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: گویا کہ تیرا سینہ تنگ ہوگیا ہے، اس چیز پر جو تو نے سنا ہے (اور تو خیال کر رہا ہے کہ اس قدر مغفرت کیسے ہوگی) تو اس شخص نے عرض کیا: نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ، بلکہ مجھے منافق یاد آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کافر ہے وہ اس میں سے کسی چیز میں نہیں ہے۔

رمضان کی تیاری شعبان سے ہی شروع ہو جائے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ (ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في احصاء هلال شعبان لرمضان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کو شمار کرو۔

نیا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رأى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ۔ (رواه الترمذي)۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانْ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامُ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ۔

مہینہ انتیسواں بھی ہو تو فضیلت یا ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔ (متفق عليه)۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد

فرمائے: عید کے دو مہینے ایسے ہیں کہ (فضیلت اور ثواب میں) کم نہیں ہوتے (اگرچہ کہ وہ انتیسویں ہی کیوں نہ ہوں): رمضان اور ذوالحجہ۔

آمد رمضان کی برکتیں

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِیْ مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِّنَ النَّارِ وَذٰلِکَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (سنن الترمذی باب ماجاء فی فضل شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں کہ ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ اے بھلائی کے طلب گار آگے بڑھ جا اور اے برائی کے طلب گار پیچھے ہوجا، اور اللہ تعالی کی طرف سے دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کئی لوگ ہوتے ہیں اور (یہ آزاد کرنا) ہر رات ہوتا ہے۔

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنَسِيْتُ اِسْمَهَا: ”مَا مَنَعَکِ أَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ لَّنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَتَرَکَ لَنَا نَاضِحاً نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ: فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ (رواہ مسلم)۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا ہوں) تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلتیں؟ عورت نے عرض کیا ہمارے پاس صرف دو اونٹ

تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لئے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے''۔

رمضان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ کُلَّ أَسِیْرٍ وَأَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر سائل کو عطاء کرتے تھے۔

رمضان کی آخری رات کی فضیلت

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُ قَالَ: یُغْفِرُ لِاُمَّتِہٖ فِيْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِيْ رَمَضَانَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَھِيَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی أَجْرُہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہُ۔ (رواہ احمد)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی آخری رات میں اُمت محمدیہ (کے ہر روزہ دار) کی بخشش کر دی جاتی ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شب قدر ہوتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ کام کرنے والے کو اس کے کام کے ختم پر اس کا پورا اجر دیدیا جاتا ہے۔

رمضان سے استفادہ نہ کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَحْضِرُوْا الْمِنْبَرَ فَأَحْضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰی دَرَجَۃً قَالَ: اٰمِیْنْ۔ فَلَمَّا ارْتَقٰی الدَّرَجَۃَ الثَّانِیَۃَ قَالَ: اٰمِیْنْ۔ فَلَمَّا ارْتَقٰی الدَّرَجَۃَ الثَّالِثَۃَ قَالَ: اٰمِیْنْ۔ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْکَ الْیَوْمَ شَیْئًا مَا کُنَّا نَسْمَعُہٗ؟ قَالَ: اِنَّ جِبْرِیْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَہٗ' قُلْتُ: اٰمِیْنْ' فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّانِیَۃَ قَالَ بُعْدًا

لِمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْکَ‘ فَقُلْتُ: آمِیْنْ‘ فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّالِثَۃَ قَال بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَکَ أَبَوَاہُ الْکِبَرَ عِنْدَہُ أَوْ أَحَدُھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ‘ قُلْتُ: آمِیْنْ۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک)۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے فرمائے منبر لاؤ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم منبر حاضر کئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمائے پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمائے پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمائے‘ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ بیشک آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے ہم کبھی نہیں سنتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے: جبریل میرے پاس آئے اور کہا: ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان پایا اور اس کی بخشش نہیں ہوئی، تو میں نے آمین کہی، جب دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا: ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا اور وہ آپ پر درود نہیں پڑھا، تو میں نے آمین کہی ‘جب میں نے تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا: ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور وہ اس کو جنت میں داخل نہیں کئے (یعنی وہ ان کو راضی رکھ کر جنت کا مستحق نہیں بنا) تو میں نے آمین کہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معمولاتِ رمضان

ہم رمضان کیسے گزاریں

رمضان رحمت، مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا مہینہ ہے، غم خواری، ایثار و ہمدردی اور پرہیزگاری کا مہینہ ہے، روزہ، تراویح وتسابیح اور شب بیداری کا مہینہ ہے، اللہ تبارک وتعالی نے اپنے آخری کلام کو نازل کرنے کیلئے اسی کا انتخاب فرمایا، اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازوں کو بند کردیا جاتا ہے، شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں۔ اور ندا ہوتی ہے اے بھلائی کے طلبگار آگے بڑھ اور اے برائی کے خواہش مند پیچھے ہو جا، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں حضرت روح الامین مع ملائکہ مقربین سلامتی لیکر دنیا میں نزول فرماتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے فضائل وخصوصیات کو ذکر فرمایا، ارشاد فرمایا اے لوگو: یقینا ایک عظیم مبارک مہینہ تم پر سایہ فگن ہے ایسا مہینہ کہ جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ تعالی نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا اور اسکی راتوں میں عبادت کو باعث ثواب قرار دیا جو کوئی اس ماہ میں بھلائی کی کسی خصلت کو انجام دیکر اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اسکے علاوہ مہینوں میں فرض ادا کرنے والے شخص کی طرح ہے اور جو اس ماہ میں کوئی فرض کام کو انجام دیتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں ستر فرائض کو انجام دیا، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے اور غم خواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اس ماہ میں جو کسی روزہ دار کو افطار کرائے گا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اسکی گردن کی آزادی ہو جائیگی اور اسکے لئے روزہ دار کے اجر میں کسی کمی کے بغیر اس روزہ دار کے مثل اجر ہوگا صحابہ کرام عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر کوئی اتنی مقدار نہیں پاتا جس سے کہ روزہ دار کا افطار کرائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کریگا جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے ہی افطار کرائے اور جو کوئی کسی روزہ دار کو شکم سیر کریگا تو اللہ تعالی اسکو میرے حوض سے اتنا سیراب کریگا کہ وہ پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیگا اور یہ ایسا مہینہ ہے جسکا پہلا (دہا) رحمت ہے، اور درمیانی مغفرت ہے اور اخیر دوزخ سے آزادی ہے جو کوئی اس ماہ میں اپنے غلام سے نرمی کا برتاؤ کریگا تو اللہ تعالی

اس کو بخش دیگا اور دوزخ سے اسکو آزاد کردیگا (بیہقی ،شعب الایمان)۔

حضرت محدث دکن علیہ الرحمہ فضائل رمضان میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے خلیفۂ خاص حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ آسمانوں کی امان جبرئیل علیہ السلام سے ہے، جب تک آسمانوں میں رہیں گے، آسمانوں میں امن رہے گا۔ زمین کا امان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ حضرت کی یہاں تشریف آوری کی وجہ سے زمین والے امن میں رہیں گے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا امان رمضان سے ہے۔ جب تک یہ امت رمضان المبارک کی قدر کرتی رہے گی، اس کی تعظیم کرتی رہی گی اور اس پر عمل کرتی رہے گی وہ امن وامان میں رہیں گے، اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالی کو میری امت پر عاد وثمود کی مانند عذاب کرنا منظور ہوتا تو سورہ ’’قل ھو اللہ احد‘‘ اور رمضان نہ دیتا۔ (فضائل رمضان، صفحہ ۱۵۳)

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (منبر شریف کی) پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمایا پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نزول اجلال فرمائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آج کے دن آپ سے کچھ ایسی چیز سنی ہے جو ہم (اس سے پہلے کبھی) نہیں سنے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جبریل میرے لئے پیش ہوئے اور کہا کہ ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جو رمضان پایا پس اسکی بخشش نہیں ہوئی تو میں نے آمین کہی پس جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا پس وہ آپ پر درود نہیں پڑھا تو میں نے آمین کہی پس جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جسکے پاس اسکے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے لیکن وہ (اس کی نافرمانی کے سبب) اس کے جنت میں جانے کا ذریعہ نہیں بن سکے تو میں نے آمین کہی۔ (حاکم ،مستدرک)

جب رمضان میں فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر ہوتا ہے جب کہ غیر رمضان میں ہزار نوافل کی ادائیگی پر بھی یہ فضیلت حاصل نہیں کی جاسکتی اور جب امت کی سلامتی رمضان کی قدر دانی میں ہے اور رمضان کی برکتوں سے محرومی ہلاکت وبربادی اور رحمت خداوندی سے دوری ہے تو لہذا ہر مومن کو چاہئے کہ

اس مبارک و مسعود مہینہ کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت جانے، اس کی آمد پر شکر الٰہی بجالا کر اسکی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے اسکو نیک اعمال میں گزارے اور کسی طرح کی غفلت نہ ہو اور ہر اس حرکت سے اجتناب کرے جو اسکو عنایات الٰہی سے اس حرمت والے مہینہ میں بھی محروم کردیتی ہو اور بدبخت بنادیتی ہو۔ ذیل میں چند ایسے اعمال کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی پاسداری اور انجام دہی سے رمضان کے مقصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے اور رمضان کے خوش نصیب لوگوں میں اپنے آپ کو شامل کیا جاسکتا ہے۔

تراویح بپابندی، خشوع خضوع سے ادا کریں

ایک عشرہ تراویح پڑھنا پھر تراویح سے لاتعلق ہو کر خرید و فروخت و دیگر مصروفیات میں منہمک ہو جانا اس طرح کی عادت رفتہ رفتہ عوام الناس میں سرایت کرتی جارہی ہے جبکہ نماز تراویح سال میں ایک مرتبہ ہوتی ہے اور رمضان کا نام ہی شہر التراویح یعنی تراویح کا مہینہ ہے لہذا شھرا لتراویح کو شھر التجارۃ بنا کر اس نیکیوں کے مہینہ کی مخصوص عبادت سے غافل نہیں ہونا چاہیئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالیشان ہیکہ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزوں کو فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اسکی رات کی عبادت یعنی تراویح کو مسنون کیا پس جو کوئی ایمان کیساتھ اور طلب ثواب کی نیت سے اسکے روزہ رکھے گا اور اسکی عبادت انجام دیگا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جائیگا جس دن کے اسکی ماں نے اسکو جنا تھا۔ (نسائی)

تراویح مکمل بیس رکعت ادا کریں

تراویح کی بیس رکعت ہونے پر صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین میں کسی کا اختلاف نہیں کیونکہ حضور پاک علیہ الصلاۃ والسلام سے تراویح بیس رکعت ہی مروی ہے، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۶) لہذا آٹھ رکعت کی چکر میں پڑکر اپنے تراویح کو ناقص نہیں کرنا چاہیئے۔

رمضان کی راتوں کو لغویات میں نہ گزاریں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں میں بھی بطور خاص عشاء کے بعد بلاضرورت گفتگو کو ناپسند فرماتے تھے لہذا رمضان میں فضول گوئی، ہریس و حلیم سے شکم سیری وغیرہ میں شب بربادی کرنا اور پھر نصف النہار

تک سوتے رہنا وقت کی بربادی بھی ہے اور رمضان کی ناقدری بھی۔

رمضان میں تہجد کا اہتمام کریں

عام دنوں کے مقابل رمضان میں تہجد پڑھنا بہت آسان ہوتا ہے، سحری کیلئے بیدار ہوتے ہی پہلے تہجد ادا کیجائے پھر سحری تناول کی جائے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ فرض نمازوں کے بعد افضل نماز درمیانی رات کی نماز یعنی تہجد ہے (مسند احمد) اور رمضان میں تو نفل کا ثواب فرض کے برابر قرار دئے جانے کے سبب اسکی فضیلت اور بڑھ جاتی ہے۔

بلا عذر شرعی ہرگز روزہ قضا نہ کریں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص بغیر کسی رخصت اور بیماری کے رمضان کا ایک دن روزہ نہیں رکھتا تو وہ ساری عمر بھی روزہ رکھے تو اسکی تلافی نہیں ہوسکتی (مسند احمد) بعض لوگ جسمانی صحت کے متاثر ہونے کے وسوسے میں روزے کو ترک کرتے ہیں جبکہ الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صُوْمُوْا تَصِحُّوْا (الدرر المنتشرۃ) روزہ رکھو صحت مند رہوگے۔

سحر و افطار میں ضرورت سے زائد نہ کھائیں

یقینا سحری کھانا باعث برکت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حد سے زیادہ تناول کیا جائے کیونکہ اس سے روزہ کا مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرا ابن آدم کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اسکی پیٹھ کو سیدھی رکھیں، اگر ضروری ہی ہے تو (پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کیلئے ایک تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے (ترمذی) بزرگان دین نے پرہیزگاری پیدا کرنے کیلئے کم کھانا کم بولنا کم سونا ضروری قرار دیا لہذا زیادہ کھانا روزہ کے مقصد لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم پرہیزگار ہوجاؤ) کے خلاف ہے۔

اشراق، چاشت، اوابین وغیرہ کی پابندی کریں

نماز اشراق سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھا پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھا رہا پھر دو رکعت نماز پڑھا تو وہ اسکے لئے ایک حج اور ایک عمرہ کی طرح ہے (ترمذی)

نماز چاشت کی فضیلت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر صبح تم میں کے ہر ایک کے (جسم کے) ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر تسبیح صدقہ ہے اور تحمید صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان (سب کی طرف) سے کافی ہے (مشکوۃ)

اوابین کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اوران کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہی تو وہ (چھ) رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر کردیے جاتے ہیں (ابن ماجہ)۔ ان فضائل کے علاوہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہوتا ہے جس سے ان نمازوں کی فضیلت بے حدوشمار ہوجاتی ہے۔

مسواک کا استعمال

حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی بہترین خصلتوں میں سے مسواک کرنا ہے (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ نماز جس کے لئے مسواک کیا جائے اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہ کیا جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (زجاجۃ المصابیح)

کم از کم ایک قرآن ختم کریں

رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے اس میں تلاوت قرآن بکثرت ہونا چاہئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ ماہ رمضان کی ہر رات حضرت جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے (بخاری) ہر سال ایک دور ہوتا اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا دو دور ہوئے (مسند احمد)۔ ہر نماز کیساتھ پاؤ پارہ تلاوت قرآن کا معمول بنالینے سے بھی آسانی ہوتی ہے۔

درود شریف کی کثرت کریں

صلاۃ وسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق غلامی کو مضبوط کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے رمضان مبارک میں درود کی جتنی کثرت کی جائے کم ہے کم از کم روزانہ دوسو مرتبہ درود پاک پڑھنے کا وظیفہ بنالینا

چاہئے اس کے لئے ہر نماز کے بعد یا حسب سہولت وقت مقرر کیا جا سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بروز قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے (ترمذی) اور ایک روایت میں ہے جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالی میری روح کو لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداؤد)

قضا نمازیں ادا کریں

ماہ رمضان میں اذان سے کچھ دیر پہلے اگر مسجد میں داخل ہو جائیں اور متعلقہ سنت کی ادائیگی کے بعد ہر نماز کے ساتھ اسی طرح کی ایک قضا نماز کو ادا کیا جائے تو بلا کسی مشقت کے کئی قضا نمازوں کی ذمہ داری پوری ہوتی ہے جس کے متعلق بروز قیامت سب سے پہلے حساب ہونے والا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ بیشک بندے سے سب سے پہلے اسکی نمازوں کا حساب لیا جائیگا پس اگر وہ درست ہوئی تو اسکے سارے اعمال درست اور اگر وہ خراب ہوئیں تو اسکے سارے اعمال خراب ہونگے۔ (ابن عساکر)

رحمت، مغفرت، اور دوزخ سے آزادی کی بکثرت دعاء کریں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کا پہلا (دہا) رحمت، درمیانی دہا مغفرت اور آخری دہا دوزخ سے آزادی کا ہے لہذا پہلے دہے میں رحمت دوسرے میں مغفرت اور تیسرے میں دوزخ سے نجات کی بکثرت دعاء کرنا چاہئے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کریں

مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے ساتھ نفل اعتکاف کی نیت بھی کرلینا چاہئے اور نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف کہنا چاہئے جب تک مسجد میں رہینگے اعتکاف کا ثواب ملتا رہیگا۔

اذان سے قبل مسجد میں حاضر رہیں

اذان سے کم از کم پانچ منٹ قبل مسجد میں حاضر ہوجانے کی عادت بنانے سے رمضان میں بہت سے معمولات مثلاً تلاوت قرآن، صلاۃ وسلام، قضاء نمازوں کی ادائیگی وغیرہ کی تکمیل میں سہولت ہوتی ہے۔

چالیس نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ادا کریں

ترمذی کی روایت ہے کہ جو کوئی چالیس نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے لئے دو برائتیں لکھ دی جاتی ہیں: ایک دوزخ سے براءت دوسری نفاق سے براءت۔ کہ ایسے شخص کے اندر منافقانہ

صفات پیدانہیں ہوسکتے۔ کیونکہ رمضان میں طبیعت منجانب اللہ نیکی کی طرف مائل ہوتی ہے لہذا اس فضیلت کوحاصل کرنیکی بھرپورکوشش کرنا چاہئے۔

رمضان میں خیرات وصدقات کی کثرت کریں

بخاری کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے،اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اس وقت جوش پر ہوتی جب رمضان میں جبرئیل آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔علاوہ ازیں رمضان میں نفل صدقات وخیرات پرفرض کا ثواب ملتا ہے،لہذاانفاق فی سبیل اللہ،ادائیگی زکات مرحومین کی طرف سے ایصال ثواب کرنے وغیرہ میں رغبت کرنا چاہئے۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب ماہ رمضان آجاتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کوآزاد کردیتے اور ہر سائل کوعطا فرماتے (بیہقی شعب الایمان)۔

رمضان میں خادموں کے ساتھ نرمی کریں

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکوئی رمضان میں اپنے غلام سے نرمی کا برتاؤ کریگاتو اللہ تعالی اس کوبخش دیگااوردوزخ سے اس کوآزادکریگا (بیہقی شعب الایمان)

آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھیں

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کامعمول تھاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دہے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔اعتکاف کی بڑی برکتیں ہیں اس کے سبب ذکرواذکارتلاوت قرآن اورخصوصاشبِ قدرکا حصول آسان ہوجاتاہےاوراعتکاف کی برکت سے بہت ساری برائیوں سےحفاظت ہوتی ہے۔

آخری دہے کی طاق راتوں میں شب بیداری کریں

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم شب قدرکورمضان کے آخری دہے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔(بخاری)۔اورابن ماجہ کی روایت ہےآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ رمضان میں ایک ایسی رات ہے جوہزارمہینوں سے بہتر ہے، جواس سے محروم رہاتووہ ہر بھلائی سے محروم ہوگیا،اوراس سے وہی شخص محروم ہوتاہےجواصلامحروم ہے۔(ابن ماجہ)۔بخاری ومسلم کی روایت ہیکہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتاتوآپ صلی اللہ علیہ وسلم (عبادت کے لئے) مزید تیاری کرتے،رات میں جاگتے اوراپنے گھر

والوں کو جگاتے (متفق علیہ)

علماء کی غیبت کرنے سے اجتناب کریں

عموماً آخری دہے میں رؤیت ہلال کا مسئلہ لیکر بعض لوگ علماء پر بے جا تنقیدیں کرتے ہیں، اوران کی غیبت کے مرتکب ہوتے ہیں، جب کہ علماء کا تعلق دین سے ہوتا ہے ان کی تحقیر دین کی تحقیر ہے، اور یہ سوءِ خاتمہ کا سبب بنتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔(مسند احمد) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو اس کے کھانا پانی چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔(بخاری)

نظر کی حفاظت کریں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (آوارہ) نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جو میرے ڈر سے اسکو چھوڑے گا میں اسکے بدلے اسکو ایسا ایمان عطا کرونگا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کریگا (طبرانی)۔اور ایک روایت میں ہے کہ (ناجائز طور پر) دیکھنے والے اور دیکھی جانی والی پر اللہ کی لعنت ہے۔(مشکوۃ)۔تم اپنی نگاہیں نیچی رکھواور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ورنہ اللہ تعالی تمہاری صورت بدل دیگا (ترغیب وترھیب)۔رمضان میں بازاروں میں خریدی کے لئے چہل پہل کی کثرت کے سبب اور خواتین کے ہجوم کے سبب نظر کی حفاظت کے زیادہ اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے۔

چاند رات کو عبادت میں گزاریں

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی پانچ راتوں کو عبادت میں گذارتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے: آٹھویں ذی الحجہ کی رات، یوم عرفہ کی رات، عیدالاضحیٰ کی رات، عیدالفطر کی رات اور نصف شعبان کی رات۔(ترغیب وترھیب)۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی بخشش ہوتی ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ شب قدر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ مزدور

جب اپنا کام پورا کرتا ہے تو اسکا اجر دے دیا جاتا ہے۔

ستہ شوال کے روزے رکھیں

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے، اس کے پیچھے شوال کے چھ روزے رکھتا ہے تو وہ سال بھر کے روزوں کی طرح ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

رمضان کی عبادتوں کو برباد ہونے سے بچائے رکھیں

امام غزالیؒ مکاشفۃ القلوب میں لکھتے ہیں: تو ان (نیک اعمال) کی حفاظت کرتا رہ کہ اسے قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں پیش کر سکیں، کیونکہ فرمان الٰہی ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ (جو شخص نیکیاں لیکر آیا) یہ نہیں فرمایا مَنْ عَمِلَ بِالْحَسَنَةِ (جو شخص نیکیاں کیا) لہذا اپنی نیکیوں کو برے اعمال سے برباد کر کے اس کے حضور نہ جا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ (بخاری) بیشک اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے۔ لہذا خاتمہ کی فکر کرتے ہوئے رمضان کے معمولات کو بقدر امکان بعد رمضان بھی جاری رکھنا چاہیئے، اور بدستور ہمیشہ برائیوں سے اجتناب کرتے رہنا چاہیئے، کیونکہ اللہ تعالی نے روزوں کو فرض کرنے کا مقصد تقوی و پرہیزگاری قرار دیا، اور صرف رمضان کی حد تک اوامر کی پابندی اور نواہی سے اجتناب کرنے سے آدمی متقی نہیں بنتا بلکہ رمضان تو ایک تربیت کا مہینہ ہے تا کہ باقی سال کو اس تربیت کی روشنی میں بسر کیا جا سکے، وَاللّٰہُ ھُوَ الْمُوَافِقُ وَالْمُعِیْنُ۔

تراویح......احکام وآداب

نماز تراویح کے احکام وآداب

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ عَلَیْکُمْ وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَہٗ فَمَنْ صَامَہٗ وَقَامَہٗ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔ (النسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف یحیی بن أبي کثیر و النضر بن شیبان فیه)

حضرت عبدالرحمٰنؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر روزوں کو فرض کیا اور میں تمہارے لئے تراویح کو سنت (مؤکدہ) قرار دیتا ہوں پس تم میں سے جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھا اور تراویح پڑھا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائیگا جس طرح وہ اپنے پیدا ہونے کے دن تھا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب صوم رمضان احتسابا من الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں عبادت کرتا (یعنی نماز تراویح پڑھتا) ہے تو اسکے سابقہ تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

نماز تراویح باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ وَلَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّھْرِ فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَۃُ السَّابِعَۃُ خَرَجَ فَصَلّٰی بِنَا حَتّٰی مَضٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ بِنَا السَّادِسَۃَ حَتّٰی خَرَجَ لَیْلَۃَ الْخَامِسَۃَ فَصَلّٰی بِنَا حَتّٰی مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ نَفَّلْتَنَا فَقَالَ: اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا صَلَّوْا مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ کُتِبَ لَہٗ قِیَامُ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَۃَ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الَّیْلَۃُ الثَّالِثَۃُ خَرَجَ وَخَرَجَ بِأَھْلِہٖ فَصَلّٰی بِنَا حَتّٰی خَشِیْنَا أَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ: اَلسُّحُوْرُ۔ (الطحاوی' زجاجة المصابیح ج ۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

رمضان کے روزے رکھا، آپ نے ہم کو نماز تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ مہینے کے سات راتیں باقی رہ گئیں اور جب ساتویں (رمضان کی ۲۳ ویں) رات آئی تو آپ باہر تشریف لائے اور رات کا تہائی حصہ گذرنے تک ہم کو تراویح پڑھاتے رہے پھر آپ چھٹویں (رمضان کی ۲۴ ویں) رات ہم کو تراویح نہیں پڑھائی پھر پانچویں (رمضان کی ۲۵ ویں) رات کو باہر تشریف لائے اور آدھی رات گذرنے تک ہم کو تراویح پڑھاتے رہے ہم عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گر آپ بقیہ رات بھی ہم کو تراویح پڑھاتے تو کیا ہی اچھا ہوتا آپ فرمائے بیشک جب کوئی قوم امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ نماز پڑھتی رہتی ہے تو اس کے لئے تمام رات نماز پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے (لہذا تم کو تمام رات نماز پڑھنے کا ثواب مل گیا) پھر آپ چوتھی (رمضان کی ۲۶ ویں) رات ہم کو تراویح نہیں پڑھائے یہاں تک کہ جب تیسری (رمضان کی ۲۷ ویں) رات آئی تو آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ باہر تشریف لائے اور ہم کو نماز تراویح اتنی دیر تک پڑھائے کہ ہم کو فلاح کے نہ ملنے کا اندیشہ ہوگیا راوی کہتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا فلاح کیا چیز ہے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فلاح سے مراد سحری ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ فَإِذَا أُنَاسٌ فِيْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ وَ هُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَصَابُوْا وَ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا۔ (رواہ أبو داؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: (رمضان کی ایک رات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ مسجد کے ایک کونے میں تراویح پڑھ رہے ہیں آپ نے دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن یاد نہیں اور ابی بن کعب نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ لوگ ان کی اقتداء کر رہے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائے: وہ درست کئے اور کیا ہی اچھا کام کئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیْ أَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ اِلٰی الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّی الرَّجُلُ فَيُصَلِّی بِصَلَاتِهٖ

الرَّھطُ فقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰہِ اِنِّی لَأَرَانِی لَوْ جَمَعتُ ھٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَاحِدٍ لکَانَ أَمْثَلَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ لَیْلَۃً أُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلَاۃِ قَارِئِھِمْ فَقَالَ عُمَرُ: نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ وَالَّتِی تَنَامُوْنَ عَنْھَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یَعنِیْ آخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ أَوَّلَہٗ۔ (موطأمالک (ج ۱/ص ۳۳۹)

حضرت عبد الرحمن بن عبد قاری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رمضان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد گیا پس کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ منقسم اور بٹے ہوئے ہیں کہ کوئی آدمی اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا ہے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اسکی نماز کی اقتداء میں ایک جماعت نماز پڑھ رہی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم بالضرور میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں ان تمام کو ایک قاری (کی اقتداء) پر جمع کردوں تو زیادہ بہتر ہوگا، پس آپ نے ان تمام کو حضرت ابی بن کعب (کی اقتداء) پر جمع کیا۔ (راوی) کہتے ہیں کہ پھر میں ایک اور رات انکے ساتھ (مسجد کی طرف) نکلا اور لوگ اپنے قاری (حافظ) کی نماز کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے، اور وہ (نماز) جسکو چھوڑ کر تم سوجاتے ہو زیادہ افضل ہے اس سے جسکو تم قائم کرتے ہو یعنی رات کے آخری حصہ (کی نماز)، اور لوگ رات کے شروع حصہ میں عبادت کرتے تھے۔

عورتیں گھر ہی میں تراویح کا اہتمام کریں

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأٰی مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ (رواہ مسلم باب خروج النساء الی المساجد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی ان نئی نئی چالوں کو دیکھ لیتے جن کو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اختیار کیا ہے تو انکو مسجد میں آنے سے اسی طرح روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلوٰۃُ الْمَرْأَۃِ فِیْ بَیْتِھَا أَفْضَلُ مِنْ صَلوٰتِھَا فِیْ حُجْرَتِھَا وَصَلوٰتُھَا فِیْ مَخْدَعِھَا أَفْضَلُ مِنْ صَلوٰتِھَا فِیْ بَیْتِھَا (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کے لئے کمرہ میں نماز پڑھنا، دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کے لئے تہہ خانہ میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

تراویح خشوع' خضوع سے ادا کریں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَة رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ قِیَامِہٖ اِلَّا السَّھَرُ۔ (سنن ابن ماجه' باب ما جاء فی الغیبة و الرفث للصائم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنکو انکے روزوں سے سوائے بھوکے رہنے کے کچھ نہیں ملتا اور بہت سے رات میں عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنکو انکی عبادت سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح بیس (۲۰) رکعات ادا فرمائی

عَن ابنِ عَباسٍ رضیاللہ عنهما أَنَّ رَسولَ اللہِ صلی اللہ علیه و سلم کَانَ یُصَلي فِي رَمَضَانَ عِشْرِینَ رَکْعَةً وَالوِتْر (مصنف ابن ابی شیة ج ۲ ص ۲۸۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس (۲۰) رکعات (تراویح) اوروتر پڑھتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تراویح بیس رکعات پڑھی جاتی تھی

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:- کَانَ النَّاسُ یَقُومُونَ فِي زَمانِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ بِثَلاثٍ وَعِشْرِینَ رَکْعَةً (مؤطا امام مالک ص ۴۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تئیس (۲۳) رکعات پڑھا کرتے تھے۔ (۲۰) تراویح، (۳) وتر۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے کا حکم دیا

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے أنَّ عَليَّ بنَ أبي طَالِبٍ رضيالله عنهُ دَعا القُرّاءَ فِي رَمَضانَ وَ أمرَ رَجلاً يُصلي بالنّاسِ خَمسَ تَرْوِيْحاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ كانَ عَليّ رضي الله عنه يُوتِرُ بِهِمْ (سنن کبری بیہقی جلد ۲ ص ۴۹۶) ترجمہ: حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ قراء کرام (حفاظ) کو رمضان میں بلائے اور ایک صاحب کو حکم فرمائے کہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو وتر کی نماز پڑھاتے تھے۔

۲۰ رکعات پر علامہ ابن تیمیہ کا فتویٰ

علامہ ابن تیمیہ رقمطراز ہیں: قَدْ ثَبَتَ أنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضي الله عنه كانَ يَقُوْمُ بِالنّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي قِيامِ رَمَضانَ يُوتِرُ بِثَلاثٍ فَرأى كَثِيْرٌ مِنَ العُلَمَاءِ أنَّ ذٰلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لأَنَّهُ أقَامَهُ بَيْنَ المُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مُنْكِرٌ (فتاوی ابن تیمیہ ص ۱۱۲ ج ۲۳)

علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ابی ابن کعبؓ لوگوں کو قیام رمضان (نماز تراویح) کے بیس (۲۰) رکعات پڑھاتے اور وتر تین رکعات پڑھاتے تھے، کثرت سے علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ بیس رکعات ہی سنت ہیں کیوں کہ انہوں نے مہاجرین کرام اور انصار صحابہ کے درمیان اسکو پڑھایا اور ان میں سے کسی نے بھی اسکا انکار نہیں کیا۔

۲۰ رکعات تراویح پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ترمذی شریف میں باب مَاجَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضان کے تحت امام ترمذیؒ نے قیام رمضان یعنی تراویح کے باب میں احادیث پیش کرتے ہوئے فرمایا:- وَأكْثَرُ أهلِ العِلْمِ عَلى مَا رُوِيَ عَن عَلِيٍّ وَ عُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أصحابِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم عِشْرِينَ رَكْعَةً وَ هُوَ قَولُ الثَّوريِّ وَ ابْنِ المبارَكِ و الشّافِعيِّ وقالَ الشافِعيُّ وَ هَكذا أدْرَكْتُ بِبَلَدِنا مَكَّةَ يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً (ترمذی جلد ۱ ص ۱۰۴) ترجمہ: اکثر اہل علم ۲۰ رکعات ہی کو اختیار کیے ہیں جو حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مروی ہے اور یہی قول سفیان ثوری، ابن المبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، اور امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے ہمارے شہر مکہ میں لوگوں کو ۲۰ رکعات تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر الجیلانی علیہ الرحمۃ کا ارشاد

وَصَلَاۃُ التَّرَاوِیحِ سُنَّۃُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم (غنیۃ الطالبین ص ۵۶۴) وَھِيَ عِشْرُونَ رَکْعَۃً یَجْلِسُ عَقِبَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُسَلِّمُ (غنیۃ الطالبین ص ۵۶۷)

نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہ بیس رکعات ہے ہر دو رکعت کے بعد بیٹھے اور سلام پھیرے۔

بعض حضرات جو نماز تراویح کے آٹھ رکعات ہونے پر نہ صرف اصرار بلکہ تشدد برتتے ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں جسکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ مَا کَانَ یَزِیْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَیْرِہٖ عَلٰی إِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً (بخاری جلد ا ص ۱۵۴) ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ جبکہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے جو رمضان اور غیر رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔ جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ اکثر محدثین کرام مثلاً امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام مالک رحمھم اللہ وغیرہم نے اس حدیث کو اپنی اپنی احادیث کی کتابوں میں قیام اللیل (تہجد) کے تحت ذکر کیا، باوجود اسکے کہ ان محدثین نے اپنی کتابوں میں قیام رمضان (تراویح) کا بھی الگ باب قائم کیا ہے۔

خلاصہ: اس قدر تفصیل کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تراویح کے بیس ۲۰ رکعات ہونا یہ خلفاء راشدین صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین سے ثابت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ (مشکوٰۃ جلد ا ص ۳۰) تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا لازم کرلو۔ بلکہ تراویح کے بیس رکعات ہونا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اس لئے خلفاء راشدین، صحابہ، تابعین، تبع تابعین ائمہ اربعہ کا بیس رکعات تراویح پر اجماع ہے، جس کو غلط قرار دینا اور اسکے خلاف عمل حضرت شارع علیہ السلام اور آپ کے خلفاء راشدین کے راستے سے انحراف کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ خلافت سے اب تک بھی حرمین شریفین میں بیس رکعات تراویح کا ہی اہتمام کیا جاتا ہے۔

تراویح سے متعلق ضروری مسائل

☆ نابالغ بچے کی امامت خواہ مقتدی مرد ہوں یا خواتین درست نہیں۔

☆ پندرہ سال کا لڑکا امامت کرسکتا ہے اگرچہ بالغ ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

☆ ڈاڑھی منڈے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے اسکو دہرانا واجب ہے۔

☆ ایک مسجد میں بیک وقت تراویح کی دو جماعتیں درست ہیں جبکہ جگہ مختلف ہو اور آوازوں کا ٹکراو نہ ہو البتہ خلاف اولیٰ ہے۔

☆ تراویح میں تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے۔

☆ ایک شخص کا دو مسجدوں میں مکمل تراویح پڑھانا درست نہیں۔

☆ بیٹھ کر امامت کرنے والے کی اقتداء کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والوں کے لئے درست ہے۔

☆ نماز عشاء پڑھے بغیر تراویح پڑھنا یا پڑھانا درست نہیں۔

☆ ایک حافظ ایک مسجد میں کچھ رکعتیں پھر دوسری مسجد میں کچھ رکعتیں پڑھائے اور باقی رکعتیں مقتدی دوسرے امام کے ذریعہ مکمل کرلیں تو ضرورتاً ایسا کرنا درست ہے ورنہ نہیں۔

☆ تنہا عشاء پڑھنے والے کا وتر کو علیحدہ ادا کرنا بہتر ہے۔

☆ شروع تراویح میں پورے بیس رکعت کی نیت کرنا درست ہے جبکہ کسی دو رکعت کے بعد نماز کے منافی کوئی عمل نہ کرے۔

☆ تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا یا سننا درست نہیں نماز فاسد ہوجائے گی حالت نماز میں قرآن دیکھ کر لقمہ دینے پر لقمہ دینے والے کی نماز اور امام لقمہ قبول کرے تو امام کی نماز اور اسکے سبب سب کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

☆ تنہا تراویح باآواز بلند اور آہستہ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

☆ تراویح کی چار رکعتیں ایک سلام سے ادا کرے تو مکمل چار رکعت ہوجائے گی

☆ دو رکعت پر قعدہ بیٹھے اور چار رکعت پر سلام پھیرے تو چاروں رکعتیں درست ہیں۔

☆ تین رکعات نماز پڑھائی اگر دوسری رکعت میں قعدہ بیٹھا تھا تو دو رکعت درست تیسری باطل ہوگی اگر قعدہ میں نہ بیٹھا تھا تو پھر ساری نماز باطل ہوگی۔

☆ اگر پہلی رکعت میں آدھا تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھ کر یاد آنے پر اٹھ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا اس سے کم بیٹھا تو نہیں۔

☆ اگر تعداد رکعت میں اختلاف ہو جائے تو امام کا قول معتبر ہوگا اگر امام کو تذبذب ہو تو مصلیوں میں جو قابل اعتماد ہے اسکے قول کا اعتبار ہوگا۔

☆ اگر تراویح کے قعدہ میں نیند آجائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد بیدار ہو تو فوراً سلام پھیرے نماز ہو جائے گی۔

☆ تراویح میں کوئی آیت چھوٹ جائے تو صرف چھوٹی ہوئی آیت کو پڑھنا پھر اپنی پڑھائی کی طرف لوٹ جانا درست ہے لیکن افضل یہ ہے کہ چھوٹی ہوئی آیت سے مسلسل تلاوت کیا جائے۔

☆ مختلف دنوں کی چھوٹی ہوئی آیتوں کو بیک وقت دھرانا بھی درست ہے۔

☆ سورہ نمل کے بسم اللہ کے علاوہ پوری تراویح میں کسی بھی سورہ کے شروع میں ایک مرتبہ بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

☆ جو عشاء پڑھائے اسی کا وتر پڑھانا بہتر ہے ضروری نہیں۔

☆ اگر عشاء جماعت کے ساتھ نہ پڑھی ہو پھر بھی وتر کی امامت کرسکتا ہے، لیکن بلا ضرورت ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

☆ تراویح نہیں پڑھی یا کچھ رکعتیں باقی ہیں تو بھی وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے بعد وتر تراویح مکمل کرے۔

☆ تراویح کی قضاء نہیں کیونکہ قضا صرف فرض کی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روزہ......احکام وآداب

روزے کی فرضیت

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "بني الاسلام على خمس: شهادة أن لا اله إلا الله وأنّ محمدا عبده ورسوله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة والحج وصوم رمضان۔ (متفق عليه)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکاۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

روزہ کا ثواب بے حساب

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ تَعَالٰى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَه يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعَمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَ طَعَامَهُ مِنْ أَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَ لَخلُوْفُ فِيْهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

(مسلم، کتاب الصوم، باب فضل الصوم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سوائے روزہ کے بے شک وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ کہ وہ اپنی خواہشات اور کھانا پینا صرف میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں: ایک خوشی اپنے افطار کے وقت (روزہ کی تکمیل پر) اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلاَّ الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِىْ وَ أَنَا أَجْزِىْ بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا

يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ۔ (بخاری، کتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کہتا ہے، بنی آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزہ کے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ (گناہوں اور دوزخ سے بچنے کی) ڈھال ہے لہذا جب تم میں کا کوئی روزہ سے ہو تو فحش گوئی اور بیہودہ باتیں نہ کرے اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے لڑائی کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلصِّیَامُ وَ الْقُرْآنُ یُشَفِّعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ: أَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَ يَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ۔

(رواه البيهقي في شعب الايمان الباب التاسع عشر)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ا نے فرمایا: ’’روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے‘‘ روزہ کہے گا ’’اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور خواہشات سے روکے رکھا لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما‘‘۔ قرآن کہے گا ’’اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات میں سونے سے روکے رکھا لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔‘‘ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

جنت کا دروازہ ریّان جو روزے داروں کے لئے مخصوص ہے

عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ا: إنّ في الجنة ثمانية ابواب فيها باب يسمّى الرّيّان لا يدخله إلا الصّائمون۔ (متفق عليه۔)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک کا نام ریّان ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے‘‘۔

کسی عذر شرعی کے بغیر رمضان کا روزہ چھوڑنے پر وعید

عَنْ اَبِی ھُرِیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یُقْضَ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلُّہٗ وَإِنْ صَامَہٗ (رواہ احمد)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص بغیر کسی چھوٹ یا بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو ساری عمر کے (نفل) روزے بھی اس کی تلافی نہ کر سکیں گے۔

سحری میں تأخیر اور افطار میں عجلت کریں

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِينَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرَ السُّحُوْرَ وَ الآخَرُ يُؤَخِّرُ الإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ السُّحُوْرَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الإِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ السُّحُوْرَ قُلْتُ عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

(نسائي كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على سليمان بن مهران في حديث عائشة في تأخير السحور)

حضرت ابوعطیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرمائیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ ہم میں دو ایسے صحابی ہیں جن میں ایک افطار جلدی کرتے ہیں اور سحری تاخیر سے کرتے ہیں' اور دوسرے افطار تاخیر سے کرتے ہیں اور سحری جلدی کرتے ہیں' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرمائیں افطار جلدی اور سحری تاخیر سے کرنے والے ان دونوں میں کون ہیں تو میں نے عرض کیا: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

روزوں کو ضائع ہونے سے بچائیں

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ إِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ قِیَامِہٖ إِلَّا السَّھَرُ۔ (سنن ابن ماجہ' باب ما جاء فی الغیبۃ و الرفث للصائم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنکو انکے روزوں سے سوائے بھوکے رہنے کے کچھ نہیں ملتا اور بہت سے رات میں عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنکو انکی عبادت سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا

وقت سے پہلے افطار کرنے کی سزاء

عَنْ أَبِيْ أَمَامَةَ الْبَاهِلِي رَضِيَ االلهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى االلهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا: اَصْعَدْ فَقُلْتُ: إِنِّيْ لَا أُطِيْقُهُ، فَقَالَا: إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُّ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ، قُلْتُ: مَاهٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوْا: هٰذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٌ أَشْدَاقُهُمْ تُسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَماً، قَالَ قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ...''۔ الحديث (رواه ابن خزيمة و ابن حبّان)۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آرام کر رہا تھا میرے پاس دو آدمی آئے اور وہ دونوں میرے بازؤں کو تھامے اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا اس پہاڑ پر چڑھیں۔ میں نے کہا: میں اسکی طاقت نہیں محسوس کرتا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کے لئے سہولت پیدا کردیں گے۔ پس میں چڑھ گیا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں میں نے پوچھا ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟'' انہوں نے بتایا: یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ الٹے لٹکائے ہوئے ہیں جن کے منہ کو چیر دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔

افطار کس چیز سے کریں

عَنِ الرُّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى االلهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ 'وَ قَالَ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ۔

(ترمذي كتاب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة على ذي القربة)

حضرت رباب اپنے چچا حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کئے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جب تم میں کا کوئی افطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ۔

افطار کی دعائیں

عَنْ مَعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَفْطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ۔

(ابو داؤد، كتاب الصيام، باب القول عند الافطار)

حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا أَفْطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللهُ۔

(ابو داؤد، كتاب الصيام، باب القول عند الافطار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ فرماتے ”ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللهُ“

اپنے روزے و تراویح پر اظہار فخر نہ کریں

عن ابی بكرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولن أحد كم صمت رمضان كله ولا قمته كله (مسند أحمد (ج ۴۰/ص ۲۶۴)

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے تمام رمضان روزے رکھا اور نہ یہ کہے کہ میں نے سارا رمضان رات میں عبادت کی ۔

ستہ شوال کے فضائل واحکام

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان واتبعہ ستاً من شوال خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ ۰ (ترغیب ج ۲ ص ۶۷)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائیگا جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔

عن أبی أیوب الأنصاري رضی اللہ عنہ أنہ حدثہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستاً من شوال کان کصیام الدھر۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۶۹)

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ سال بھر کے روزوں کی طرح ہوجائیں گے۔

★★★★★★★★★★★★★

روزہ سے متعلق اہم مسائل

☆ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں زبان سے الفاظ ادا کرنا افضل ہے ضروری نہیں۔

☆ حالت روزہ میں تھوک نگلنا جائز ہے، مگر جمع کر کے نہ نگلے۔

☆ حالت روزہ میں مسواک کرنا، تیل لگانا، درست ہے۔ حالت روزہ میں انجکشن لینا، گلوکوز چڑھانا، انہلر جو پاوڈر کی طرح ذرات والا ہو، سگریٹ، گٹکھے کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ جان بوجھ کر اگر بتی یا سگریٹ کا دھواں حلق میں داخل کرانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ کان یا ناک میں دوا یا تیل ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔ پسینہ یا آنسو حلق میں چلے جائیں اور انکی نمکینی حلق میں محسوس ہو تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔

☆ اگر دانتوں کے درمیان اٹکی ہوئی چیز جو چنے کے دانہ کے برابر یا اس سے بڑی ہو کو اسے بھی نگلنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

☆ اگر چنے کے دانے سے چھوٹی ہو تو فاسد نہیں ہوتا۔

☆ حالت روزہ میں ٹوتھ پیسٹ یا ذائقہ دار منجن کا استعمال اور بلاضرورت سالن چکھنا مکروہ ہے۔

☆ گاڑیوں کا دھواں بلاارادہ حلق میں چلا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ اپنے رینٹ یا بلغم کے نگل لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ ازخود قیئ آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، عمداً قیئ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ بوقت ضروری حالت روزہ میں دانت نکلوانا جائز ہے۔

☆ احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ غیر مسلم کی افطاری وغیر مسلم کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ کھانے میں حرام ذبیحہ نہ ہو۔

☆ غیر مسلم کو فطرہ دینا درست نہیں۔ سحری اٹھانے والے یا صفائی کرنے والے کو بطور اجرت صدقہ فطر دینا درست نہیں۔

☆ چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے۔

روزے سے متعلق مزید احکام

{ماخوذ از نصاب اہل خدمات شرعیہ}

روزے کی نیت کے احکام

☆نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں البتہ دلی ارادہ کے موافق زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔☆روزہ کی نیت رات سے کی جائے تو یوں کہے: نَوَیْتُ أَنْ أَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ صَوْمِ رَمَضَانْ یا مختصر طور پر نَوَیْتُ بِصَوْمِ غَدٍ کہے☆اور اگر دن میں نیت کرے تو یہ کہے: نَوَیْتُ أَنْ أَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْم۔ ☆رمضان کے روزوں کے لئے غروب آفتاب کے بعد سے نصف نہار شرعی سے کچھ پہلے تک نیت کی جاسکتی ہے البتہ رات ہی میں نیت کرنا مستحب ہے(نہار شرعی فجر سے مغرب تک کے وقت کو کہتے ہیں)☆روزہ کی حالت میں افطار کی نیت کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا، جب تک کہ افطار نہ کرلے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

☆بلاضرورت کوئی چیز چکھنا یا چبانا۔☆کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا۔☆استنجاء کرنے میں مبالغہ کرنا۔☆منہ میں تھوک جمع کرکے نگل جانا۔☆سحری کھانے میں اتنی دیر کرنا کہ صبح ہونے کا اندیشہ ہوجائے۔☆کوئلہ چبا کر یا ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنا۔☆افطار بہت تأخیر سے کرنا۔☆روزہ میں غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ اور فحش باتیں کرنا۔

وہ چیزیں جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے

حسب ذیل چیزوں سے کفارہ اور روزہ کی قضاء دونوں لازم آتے ہیں:

☆روزہ دار کا ایسی چیز کو جو غذاء، دواء یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھالینا۔ ☆قصداً جماع کرنا۔☆سرمہ یا تیل لگانے یا مسواک کرنے سے یہ سمجھ کر کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا قصداً کھانا پینا یا جماع کرنا۔

وضاحت: روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا غلام نہ ہو تو مسلسل ساٹھ روزے رکھے اگر روزوں کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے یا کچا اناج دیدے مثلاً

گیہوں ہوتوفي آدمی آدھاصاع (سوا کیلو) اور اگر جو یا کھجور ہوتوفي آدمی ایک صاع (ڈھائی کیلو) دیدے۔

حسب ذیل چیزوں سے صرف روزہ کی قضاء لازم آتی ہے:

☆ بھول کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا ہوگا قصداً کھانا پینا یا جماع کرنا۔ ☆ کلی کرتے وقت یا غوطہ لگاتے وقت بے اختیار حلق میں پانی اتر جانا۔ ☆ ناس لینا۔ ☆ کان یا ناک میں دواء یا تیل ڈالنا۔ ☆ قصداً منہ بھر کے قئے کرنا۔ ☆ بے اختیار منہ بھر آئی ہوئی قئے کو لوٹا کر نگل لینا ☆ کنکر ،کاغذ، گھانس، روئی، وغیرہ نا قابل استعمال اشیاء کا نگل جانا۔ ☆ کسی کا زبردستی کر کے یا سوتے میں منہ میں پانی ڈالدینا۔ آنسو یا پسینہ کے اس قدر قطروں کا منہ میں چلا جانا کہ ان کی نمکینی تمام منہ میں محسوس ہو۔ ☆ کسی خوشبو (عود، عنبر وغیرہ) کا دھواں سونگھنا۔ ☆ دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز کا زبان سے نکال کر نگل جانا جب کہ وہ چنے برابر یا اس سے زائد ہو یا چنے سے کم ہو مگر منہ سے باہر نکالکر پھر کھالینا۔

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ یا فاسد نہیں ہوتا

☆ سرمہ لگانا۔ ☆ مسواک کرنا۔ ☆ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ ☆ سر یا بدن میں تیل لگانا۔ ☆ کان میں پانی ٹپکانا۔ ☆ آنکھ میں دواء ڈالنا۔ ☆ اپنا تھوک نگل لینا۔ ☆ کلی کے بعد منہ کی تری نگل جانا۔ دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز کا بغیر باہر نکالے نگل جانا بشرطیکہ وہ چنے سے کم ہو۔

روزہ نہ رکھنے کی رخصت کے احکام

☆ سفر با مشقت ہو یا بے مشقت لیکن بے مشقت سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے۔ ☆ مریض کو زیادتی مرض کا خوف ہو یا تندرست کو بیمار ہونے کا اندیشہ ہو۔ ☆ حمل بشرطیکہ حاملہ کو روزہ رکھنے میں اپنی جان یا بچہ کو نقصان پہونچ نے کا خوف ہو۔ ☆ دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے سے اپنے یا بچہ کے نقصان کا غالب گمان ہو۔ ☆ بڑھاپا جس میں روز بروز کمزوری بڑھتی جائے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ ☆ روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا جانا بشرطیکہ جان یا شدید نقصان کا خوف ہو۔

اعتکاف............احکام وآداب

اعتکاف کی تعریف

اعتکاف کے لغوی معنی رکنا اور ٹھہرنا ہے اور شریعت کی اصطلاح میں عبادت کی نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف کے اقسام اور انکا حکم

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں

(۱) واجب اعتکاف: یہ وہ اعتکاف ہے جسکی نذر کیجائے یعنی منّت مانی جائے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو میں اتنے دن یا فلاں دن اعتکاف بیٹھوں گا۔اس اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور اسکی کم از کم مقدار ایک دن ایک رات ہے۔

(۲) مسنون اعتکاف: یہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف ہے، یہ اعتکاف سنت مؤکّدہ کفایہ ہے کہ اگر بستی کا ایک بھی فرد نہ بیٹھے تو سارے بستی والے گناہ گار ہوجائینگے،اس اعتکاف کے لئے بھی روزہ شرط ہے اور اسکی مقدار بیسویں روزہ کا سورج غروب ہونے سے لیکر آخری روزہ کے سورج غروب ہونے تک ہے۔

(۳) مستحب اعتکاف: کسی بھی وقت مسجد میں داخل ہونے کے بعد اعتکاف کی نیت کرلی جائے تو جب تک مسجد میں رہیگا اعتکاف کا ثواب ملتا رہیگا، یہ مستحب اعتکاف ہے۔اس اعتکاف کے لئے روزہ کی شرط نہیں اور نہ اسکی کوئی مقدار مقرر ہے بلکہ یہ ایک دو منٹ کا بھی ہوسکتا ہے۔

ذیل میں مسنون اعتکاف کے چند ضروری احکام وآداب ذکر کئے جاتے ہیں

اعتکاف کے فضائل

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنھما اپنے والد (حضرت امام حسینؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **من اعتکف عشرا فی رمضان کان**

کحجتین و عمرتین (رواہ البیھقی) جو کوئی رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھتا ہے تو وہ دو حج اور دو عمروں کی طرح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا: **ھو یعتکف الذنوب و یجری له من الحسنات کعامل الحسنات کلھا** (رواہ ابن ماجہ) معتکف گناہوں سے بھی رکے رہتا ہے اور اسکو ہر قسم کی نیکیاں (کہ جن نیکیوں کو وہ بوجہ اعتکاف انجام نہیں دے پا رہا ہے) کا اجر ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس ہی سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من اعتکف یوما ابتغاء وجه الله تعالی جعل الله بینه و بین النار ثلاث خنادق ابعد مما بین الخافقین** (رواہ الطبرانی) جو کوئی اللہ کی رضا کی طلب میں ایک دن کا اعتکاف بیٹھتا ہے تو اللہ تعالے اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں بنادیگا جن میں سے ہر ایک کی مسافت مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگی۔

اعتکاف کی نیت

نیت دراصل دل کے ارادہ کا نام ہے لیکن زبان سے نیت کو الفاظ میں ذکر کرنا افضل ہے اور وہ یہ ہے:
نویت سنة الاعتکاف (میں نے مسنون اعتکاف کی نیت کی)۔

اعتکاف کے شرائط: (۱) مسلمان ہونا (۲) باشعور ہونا (۳) جنابت سے پاک ہونا اور عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا
(۴) اس مسجد میں اعتکاف کرنا جہاں پنجوقتہ نمازیں با جماعت ادا کی جاتی ہوں البتہ عورت کے لئے مسجد بیت یعنی گھر میں وہ جگہ جہاں وہ نماز پڑھتی ہے شرط ہے۔ (۵) روزہ رکھنا۔

اعتکاف کا وقت

مسنون اعتکاف کے لئے بیسویں (20) رمضان کا سورج غروب ہونے سے قبل معتکف کا اعتکاف کی نیت سے مسجد میں موجود رہنا ضروری ہے اور وہ آخری روزہ کا سورج غروب ہونے تک مسجد میں رہیگا۔

اعتکاف کے حدود:

معتکف کا بغیر حاجت شرعی و طبعی اور بلا ضرورت مسجد سے نکلنا منع ہے اور مسجد سے مراد وہ حصہ ہے جو نماز پڑھنے کے لئے متعین کیا گیا ہو جسکی بناء اسکا احترام کیا جاتا ہے اور جوتے پہن کر وہاں جایا نہیں جاتا۔ لھذا مسجد میں داخل ہونے کا بیرونی راستہ، وضو خانہ، طھارت خانہ، موذن کا کمرہ، امام یا خطیب کا کمرہ، اسٹور روم مسجد کے حدود سے خارج ہیں وہاں پر معتکف کا بلا ضرورت شرعی و طبعی جانا اور ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا منع ہے البتہ ضرورت شرعی مثلا جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے کہ جامع مسجد کو پہنچ کر خطبہ سے پہلے سنت پڑھ سکے اور ضرورت طبعی مثلا پیشاب، وضو، غسل وغیرہ کے لئے معتکف مسجد کے حدود سے باہر جاسکتا ہے لیکن وہ ضرورت سے پہلے نہ نکلے اور ضرورت سے زائد نہ ٹھہرے۔ یہاں تک کہ تازہ وضو کے لئے نکلنا بھی درست نہیں اور وضوء خانہ منجن، ٹوتھ پیسٹ وغیرہ کا استعمال کرتے بیٹھے رہنا یا صابن وغیرہ کے انتظار میں بیٹھنا بھی درست نہیں۔

اعتکاف کے آداب و مستحبات:

اعتکاف کا مقصد اپنے دل کو امور دنیا سے خالی کر کے اپنے آپ کو اللہ تبارک وتعالی کی چوکھٹ پر اس عزم کے ساتھ ڈال دینا کہ اپنے گناہوں کی مغفرت اور تیری رضا کو حاصل کر کے ہی جاؤنگا لہذا معتکف کو اپنا ایک ایک لمحہ عبادت الہی میں گذارنے کی کوشش کرنی چاہئے مثلا پنجوقتہ نمازیں باجماعت کامل طریقہ سے ادا کرنے کے علاوہ قضا نمازوں کی ادائیگی، نوافل خصوصا تہجد، اشراق، چاشت، اوّابین کی پابندی، تلاوت قرآن مجید، ذکر الہی، بکثرت درود شریف، دینی کتب کا مطالعہ، شرعی احکام کا سیکھنا، سکھانا، طاق راتوں میں شب بیداری میں گذارنا چاہئے۔ تمام معمولات کا ایک نظام ترتیب دینا چاہئے تاکہ پابندی و خوش اسلوبی سے انجام پاسکیں۔ اس سلسلہ میں کتابچہ ''ہم رمضان کیسے گذاریں'' کا مطالعہ بھی مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

اعتکاف کے مکروہات:

اعتکاف میں بیٹھ کر بھی اپنے قلب و ذہن کو دنیا کی طرف مائل رکھنا اور اپنی زبان و دیگر اعضاء کو امور دنیا

میں مشغول رکھنا اعتکاف کے مقصد کے خلاف ہے، معتکف کو چاہئے کہ ہر اس عمل سے اجتناب کرے جو اسکے اعتکاف کو ناقص کر دیتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کی حقیقت اور اسکے مقصد کو اپنے اس ارشاد سے واضح کر دیا ہے کہ **المعتکف ھو یعتکف من الذنوب** (معتکف وہ ہوتا ہے جو گناہوں سے رکا رہتا ہے) خصوصا حالت اعتکاف میں اخبار کا مطالعہ اور دنیوی خبروں پر تبصرہ کرنا دنیوی یا لغو باتیں کرنا، بلا ضرورت شدید موبائیل فون کا استعمال کرنا، زیادہ وقت سونے میں گذارنا، ضرورت سے زیادہ کھانا، نظافت مسجد کا خیال نہ رکھنا اعتکاف کو ناقص و مکروہ بنا دیتا ہے اور اسی طرح معتکف کے لئے عبادت سمجھ کر بالکل خاموش رہنا بھی مکروہ ہے۔

اعتکاف کے مفسدات:

(وہ چیزیں جو اعتکاف کو توڑ دیتی ہیں) (۱) بلا ضرورت شرعی و طبعی مسجد سے نکلنا (۲) کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زائد ٹھہرنا (۳) روزہ کا ٹوٹ جانا یا توڑ دینا (۴) نماز جنازہ یا بیمار کی عیادت کے لئے مسجد سے نکلنا (۵) ہمبستری کرنا (۶) عورت کے لئے حیض یا نفاس کا جاری ہو جانا وغیرہ۔

اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں:

(۱) معتکف کا شدید بیمار ہو جانا کہ مسجد میں رہکر علاج ممکن نہ ہو (۲) ماں باپ بیوی بچوں کا شدید بیمار ہو جانا (۳) جنازہ کی نماز یا تدفین کے لئے جبکہ کوئی دوسرا نہ ہو (۴) جس مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے اس کا منہدم ہو جانا وغیرہ۔

اعتکاف کے مباحات:

(وہ چیزیں جو اعتکاف میں جائز ہیں) مسجد میں بستر و ضروری سامان لانا (۲) مسجد کے ایک کنارے کو اعتکاف گاہ کے لئے مقرر کرنا (۳) سونا (۴) کپڑے بدلنا (۵) تیل یا خوشبو استعمال کرنا (۶) مسجد میں سامان لائے بغیر بوقت ضرورت خرید و فروخت کا معاملہ کرنا (۷) اذان دینے کے لئے اذان کے کمرہ میں جانا۔

اعتکاف کے متفرق احکام:

(۱) اعتکاف فاسد ہوجائے تو واجب اعتکاف ہوتو اسکی قضاء کرنا واجب ہے مسنون یا مستحب اعتکاف ہوتو ضروری نہیں البتہ بہتر ہے کہ جس دن کا مسنون اعتکاف توڑا ہے اس دن کی قضاء روزہ کے ساتھ کرلے سارے دس دن کے اعتکاف کی قضا کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۲) احتلام ہونے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا (۳) معتکف ناخن تراش سکتا ہے، حجامت بنا سکتا ہے لیکن مسجد میں نہ گرے (۴) اجرت دیکر اعتکاف بٹھانا اور اعتکاف بیٹھنے کے لئے اجرت لینا درست نہیں (۵) اعتکاف کے لئے سب سے افضل جگہ مسجد حرام پھر مسجد نبوی پھر بیت المقدس پھر جہاں کا امام افضل ہو اور پھر زیادہ نمازیوں والی مسجد ہے۔ (٦) اعتکاف کے لئے پردہ لٹکانا درست ہے (۷) مسجد کی انتظامیہ کے اجازت کے بغیر موبائیل چارج کرنا ناجائز ہے۔

شبِ قدر......احکام وآداب

الحمد لله رب العالمين والصلوۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین وعلی اله واصحابه اجمیعن امابعد

اللہ تعالی کی اس امت محمدیہ کے ساتھ خصوصی عنایات ہیں کہ اس نے اس خیر امت کو ایسے انعامات واکرامات سے نوازا ہے جن سے دیگر امتیں محروم رکھی گئیں، منجملہ ان خاص انعامات الہیہ کے شب قدر بھی ہے، جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا وآرزو پر اس امت کو عطا کی گئی، شب قدر کی قدر ومنزلت کا عالم یہ ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی اس شب میں عبادت کرنا تراسی (۸۳) برس چار مہینے کی عبادت سے بہتر قرار پاتا ہے، یہ وہ شب ہے جس میں روح الامین حضرت جبریل مع فرشتوں کے اس دنیا پر نزول فرماتے ہیں اس شب میں عبادت کرنے سے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے، جو اس شب سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا الغرض اس شب کو سید اللیالی یعنی تمام راتوں کی سردار کہا گیا ہے خوش نصیب ہوتا ہے وہ بندہ جو اس شب قدر کی قدر دانی کرتا ہے اور اس کو اطاعت الہی واتباع رسول میں بسر کرتا ہے، لہو ولعب، فضول اعمال سے اجتناب کرتے ہوئے اس مبارک شب کو ذکر واذکار اور عبادت الہی میں گذارتا ہے، اور ایسے بندے کو اس رات اللہ کی رحمت خاص حاصل ہوتی ہے، کیونکہ یہ منجملہ ان راتوں کے ہے جن میں رحمت الہی کا خاص نزول ہوتا ہے، چنانچہ حضرت عمدۃ المحدثین مولانا محمد خواجہ شریف صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لکھتے ہیں "یہ اللہ تعالی کا فضل ہے کہ اس نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس نظامِ فضیلت کی وجہ سے ان مناسبات ومواقع میں اپنی خصوصی رحمتیں نازل کرتا ہے، اور اس کی وجہ سے بندوں میں انابت اور عبادات وریاضات میں مسابقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (متبرک شب وروز)

اس مختصرسی کتاب میں شب قدر سے متعلق ضروری امور کو ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے تاکہ اس متبرک رات کی قدر ومنزلت سے واقفیت حاصل کی جاکر اس کی قدر کیجائے اور اپنے آپ کو باقدر بنایا جائے۔

شب قدر کی وجہ تسمیہ:

شب قدر کو شب قدر کیوں کہا جاتا ہے اس سے متعلق بہت سے اقوال منقول ہیں، ایک وجہ یہ بتلائی گئی ہیکہ اسکی قدر ومنزلت کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ چنانچہ تفسیر قرطبی میں امام زہری رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ "**انما سمیت بذلک لعظمها وقدرها وشرفها**" ترجمہ بے شک اسکا وہ نام رکھا گیا (دیگر

راتوں پر) اس کی عظمت، قدرومنزلت اور بزرگی کی وجہ سے، اس اعتبار سے قدر کے معنی قدرومنزلت کے ہیں۔

یا قدر کے معنی تقدیر اور اندازہ کے ہیں کہ اس رات میں سب کاموں کا فیصلہ تکمیل پاتا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''**ان اللہ تعالی یقضی الاقضیة فی لیلة نصف شعبان ویسلمھا الی اربابھا فی لیلة القدر** (تفسیر قرطبی) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات (یعنی شب برات) میں تمام فیصلے فرماتا ہے اور شب قدر میں ان فیصلوں کو انکے ذمہ دار فرشتوں کے سپرد فرماتا ہے۔

محدث دکن ابوالحسنات حضرت عبداللہ شاہ صاحب نقشبندی مجددی قادری علیہ الرحمہ شب قدر کی وجہ تسمیہ سے متعلق لکھتے ہیں: یہ قدراس لئے کہ کتاب (یعنی قرآن مجید) قابل قدر، رسول قابل قدر کی معرفت، امت قابل قدر پر اتارا اس لئے سورہ قدر میں لیلۃ القدر کا لفظ تین وقت آیا ہے۔ (فضائل رمضان، ص ۱۰۸)۔

تفسیر کبیر میں ہے ''**نزل فیھا کتاب ذو قدر علی لسان ذی قدر علی امة لھا قدر ولعل اللہ تعالی انما ذکر لفظة القدر فی ھذہ السورة ثلاث مرات بھذا السبب**'' حضرت ابوبکر ورّاق فرماتے ہیں ''**سمیت بذلک لان من لم یکن له قدر ولا خطر یصیر فی ھذہ اللیلة ذا قدر اذا احیاھا**'' (تفسیر قرطبی) ترجمہ شب قدر کہنے کی وجہ یہ ہیکہ جسکے لئے کوئی قدرومنزلت نہیں تھی وہ اس رات میں عبادت کر کے قدر والا بن جاتا ہے۔

قدر کے معنی تنگی کے بھی آتے ہیں اس لحاظ سے یہ وجہ ذکر کی گئی ہے کہ **سمیت بذلک لان الارض تضیق بالملائکة فیھا** (تفسیر خازن) شب قدر کو شب قدر اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس رات میں فرشتوں کے (بکثرت) اترنے کی وجہ سے زمین تنگ ہوجاتی ہے۔

شب قدر عطا ہونے کا سبب:

اس رات کا عطا کیا جانا اس امت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت، ومہربانی اس امت کی حالت پر سرکار کی غمخواری کا نتیجہ ہے چنانچہ اس بارے میں بہت سے روایات مروی ہیں، چنانچہ موطا امام مالک

ص ۹۹ میں ہے "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی اَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَہٗ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَکَاَنَّہٗ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ اُمَّتِہٖ اَنْ لَّا یَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِیْ بَلَغَ غَیْرُھُمْ فِي طُوْلِ الْعُمْرِ فَأَعْطَاہُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَھْرٍ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھلے لوگوں کی عمریں بتائی گئی جتنا کہ اللہ نے چاہا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو کم پا کر خیال فرمایا کہ وہ (اس مختصر سی) عمر میں اس قدر عمل نہیں کر پائیں گے جتنا کہ انکے علاوہ (امتوں) نے کی ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر عطا کی گئی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اور حضرت علی وعروہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز بنی اسرائیل کے چار اشخاص کا ذکر فرمایا جنہوں نے اسی (۸۰) سال اللہ کی عبادت کی اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ کی نافرمانی نہ کی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ایوب، زکریا، حزقیل بن عجوز اور یوشع بن نون کا ذکر فرمایا اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا پس جبریل حاضر ہوئے اور عرض کئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت کو اس جماعت کے اسی برس عبادت کرنے پر تعجب ہو رہا ہے اللہ تعالی نے اس سے بہتر (بات) نازل فرمائی ہے، اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ قدر پڑھ کر سنائی اور عرض کیا کہ یہ اس سے بہتر ہے جس پر آپ اور آپکی امت کو تعجب ہو رہا ہے، پس اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ خوش ہوئے۔ (الدر المنثور)

شب قدر صرف امت محمدیہ کو عطا ہوئی

اس امت کی منجملہ خصوصیات کے شب قدر بھی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اِنَّ اللّٰہَ وَھَبَ لِأُمَّتِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ لَمْ یُعْطِھَا مَنْ کَانَ قَبْلَھُمْ" (الدر المنثور) ترجمہ: بے شک اللہ تعالی نے میری امت کو شب قدر عطا فرمائی ہے جو ان سے پہلے والوں کو عطا نہیں کی گئی۔

شب قدر کی فضیلت قرآن پاک کی روشنی میں

شب قدر کی فضیلت وعظمت کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ایک مکمل سورہ اس شب سے متعلق نازل فرمایا ہے چنانچہ سورۃ القدر میں ارشاد باری تعالی ہے "اِنَّا

أَنْزَلْنَاهُ فِيلَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ وَمَا أَدْرٰکَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا، تمہیں معلوم شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں فرشتے اور روح (یعنی جبریل) اپنے رب کے حکم سے ہر امرِ (خیر) کو لیکر اترتے ہیں، وہ شب سراپا سلامتی ہے، وہ (سلامتی) طلوع فجر ہونے تک ہوتی ہے۔

شب قدر میں قرآن نازل کرنے کا مطلب

اللہ تعالی فرماتا ہے بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا، یہاں پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ قرآن تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس (۲۳) سال کی مدت میں وقتاً فوقتاً نازل ہوا اور اسکے نزول کی ابتداء ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔ اسکے علاوہ اللہ تعالی سورہ دخان میں فرماتا ہے "اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيلَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ" ترجمہ: ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک رات (یعنی شب برات) میں نازل کی۔

علماء کرام اس شبہ کے جواب میں بیان فرماتے ہیں کہ شب برات میں قرآن پاک کے نازل کرنے کا فیصلہ ہوا اور وہ فیصلہ متعلقہ فرشتوں کے سپرد کیا گیا، شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا گیا، اور ۲۳ سال کی مدت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔

شب قدر کے ہزار مہینوں سے بہتر ہونے کا معنی

اللہ تعالی نے شب قدر کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے ہزار مہینے کے تراسی برس چار ماہ بنتے ہیں، یعنی شب قدر میں عبادت کرنا تراسی برس چار ماہ عبادت کرنے سے بہتر ہے، یہ بات قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالی نے شب قدر کو ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا، کتنا بہتر ہے واضح نہیں کیا لہذا شب قدر کے بہتری کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی۔

فتح القدیر کی عبارت ہے "قِيْلَ اِنَّ الْعَابِدَ كَانَ فِيْمَا مَضٰى لَا يُسَمّٰى عَابِدًا حَتّٰى يَعْبُدَ اللّٰهَ أَلْفَ شَهْرٍ عِبَادَةً، فَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم عِبَادَةَ لَيْلَةٍ خير من الف شهر كانوا يعبدونها"

ترجمہ: سابقہ امتوں میں کسی شخص کو اس وقت تک عابد نہیں کہا جاتا تھا جب تک کہ وہ ہزار مہینے اللہ کی

عبادت نہ کرے، پس اللہ تعالی نے امت محمدیہ کے لے ایک رات کی عبادت کو ان ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا جنکی وہ (سابقہ امتیں) عبادت کرتے تھے۔

شب قدر میں فرشتے زمین پر اترنے کی وجوہات

امام رازی رحمہ اللہ نے شب قدر میں فرشتوں کے زمین پر اترنے کی متعدد وجوہ تحریر فرمائی ہیں:

☆ پہلی وجہ فرشتوں کے اس شب میں زمین پر اترنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ انسانوں کی عبادت اور طاعت خداوندی میں خوب جد وجہد ملاحظہ کریں (کیونکہ جب اللہ تعالی نے فرمایا تھا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے اس پر کہا تھا کہ آپ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جو زمین میں فساد پھیلائے گی اور خون ریزی کریگی، شب قدر میں اللہ انہیں بھیجتا ہے کہ جاؤ دیکھو جن کے بارے میں تم نے یہ کہا تھا وہ کیا کر رہے ہیں۔

☆ قرآن پاک میں فرشتوں کا یہ قول مذکور ہے کہ 'ہم آپکے رب کی اجازت کے بغیر نہیں اترتے' اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے زمین پر اترنے کے مامور ہیں بذات خود نہیں اترتے، اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ انہیں صالحین سے کوئی خاص محبت اور لگاؤ نہیں ہے، لیکن سورۃ القدر میں جو آیا ہے کہ اپنے رب کی اجازت سے اترتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے پروردگار سے زمین پر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اور جب اجازت ملتی ہے تو زمین پر آتے ہیں یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ انہیں صالحین سے محبت اور لگاؤ ہے۔

☆ اللہ تعالی نے اہل ایمان سے وعدہ فرمایا ہے کہ جنت میں ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے اور انہیں سلام کریں گے، اسکا نقشہ اللہ تعالی دنیا میں بھی دکھانا چاہتا ہے، گویا فرماتا ہے کہ اگر تم میری عبادت میں مشغول ہو گئے تو تم پر فرشتے نازل ہو کر تمہارے پاس سلام کرنے اور زیارت کرنے کی غرض سے آئیں گے۔

☆ انسان کی فطرت ہے کہ جب اکابر علماء و زہاد موجود ہوں تو وہ ان کی موجودگی میں اطاعت و عبادت بہتر طریقے سے کرتا ہے بہ نسبت خلوت میں عبادت کرنے کے، اللہ تعالی نے مقرب فرشتوں کو نازل فرمایا تاکہ عبادت گزار مسلمان ان کی موجودگی کا احساس کر کے اور زیادہ اچھے طریقے سے عبادت کریں۔

شب قدر میں صبح صادق تک سلامتی کا ہونا

اللہ تعالیٰ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا ہے (سَلٰمٌ) وہ شب سراپا سلام ہے، اس کے مفسرین نے بہت سے مطلب بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ فرشتے ابتداء رات سے لے کر صبح صادق تک فوج در فوج آسمان سے زمین پر اترتے رہتے ہیں اور شب بیداروں اور عبادت گزاروں کو سلام کرتے ہیں یہ مطلب حضرت امام شعبی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے، فرشتوں کے اس سلام کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئیے بلکہ اس میں امت محمد یہ کی بڑی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ پہلے فرشتے صرف انبیاء پر وحی الٰہی لے کر اترتے تھے اور اب سلام ودعا کرنے کے لئے امت محمد یہ پر اترتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ یہ رات شر وروآفات سے محفوظ رہتی ہے۔فرشتے اس میں خیرات وبرکات اور سعادتیں لے کر اترتے ہیں کسی تکلیف دہ چیز کو لے کر نہیں اترتے۔

تیسرا یہ کہ تیز آندھیوں بجلیوں اور کڑک سے سلامتی والی ہے یعنی یہ چیزیں اس میں نہیں ہوتیں یہ مطلب ابومسلم رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے۔

چوتھا یہ کہ یہ رات شیطان کے شر سے سلامت ہے یعنی اس رات شیطان کسی قسم کی برائی اور ایذا رسائی نہیں کرسکتا، یہ مطلب حضرت مجاہد تابعی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے۔

شب قدر کی فضیلت احادیث شریفہ کی روشنی میں

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلة القدر نزل جبریل علیه السلام فی کبکبة من الملائکة یصلون علیٰ کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عزوجل۔(مشکوۃ جلد ۱ ص ۱۸۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں اترتے ہیں، ہر اس بندے کے لئے دعاء رحمت کرتے ہیں جو کھڑے، بیٹھے اللہ کا ذکر کررہا ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''من قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه'' (بخاری)

ترجمہ: جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ، ثواب کی امید میں عبادت کرتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ

بخش دئے جاتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی طویل حدیث میں ہے۔ ”واذا کانت لیلة القدر یا مر اللہ عزوجل جبریل علیہ السلام فیھبط فی کبکبة من الملائکة الی الارض ومعھم لواء اخضر فیر کز اللواء علی ظھر الکعبة وله مائة جناح منھا جناحان لا ینشرھما الا فی تلک اللیلة فینشرھما فی تلک اللیلة فیجاوز المشرق الی المغرب فیحث جبریل علیہ السلام الملائکة فی ھذہ اللیلة فیسلمون علی کل قائم وقاعد ومصل وذاکر ویصافحونھم فیؤمنون علی دعائھم حتی یطلع الفجر فاذا طلع الفجر ینادی جبریل! معاشر الملائکة الرحیل الرحیل فیقولون یا جبریل فما صنع اللہ فی حوائج المؤمنین من امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیقول نظر اللہ الیھم فی ھذة اللیلة فعفا عنھم وغفر لھم الا اربعة فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھم؟ قال: مدمن خمر وعاق والدیه وقاطع رحم ومشاحن، قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما المشاحن؟ قال ھو المصارم“ (فضائل الاوقات للامام البیھقی)

ترجمہ: جب لیلۃ القدر کی شب ہوتی ہے تو اللہ تعالی جبریل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے، چنانچہ وہ ملائکہ کے جھرمٹ میں زمین کی طرف اترتے ہیں، ان ملائکہ کے پاس سبز جھنڈے ہوتے ہیں جو وہ بیت اللہ کی چھت پر گاڑھ دیتے ہیں جبریل امین کے سو پَر ہیں جن میں سے وہ دو پر صرف اسی رات کھولتے ہیں وہ دو پر مشرق ومغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں، جبریل امین اس رات فرشتوں کو ابھارتے ہیں چنانچہ وہ فرشتے ہر اس بندے سے سلام کرتے ہیں جو کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر میں مشغول ہو اور ان لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے پھر جب صبح ہو جاتی ہے تو جبریل امین فرشتوں کو آواز دے کر کہتے ہیں کہ بس اب چلو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے جبریل اللہ تعالی نے امت محمدیہ کے مومنوں کی ضروریات کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ جبریل امین کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے انہیں نظر رحمت سے دیکھتے ہوئے ان سے درگزر فرما کر انہیں بخش دیا ہے سوائے چار شخصوں کے صحابہ ءکرام کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چار اشخاص کون ہیں؟ آپ نے فرمایا عادی شراب خور، والدین کا نافرمان، رشتے ناطے توڑنے والا اور مشاحین، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم مشاحن سے کون مراد ہے؟ فرمایا مصارم یعنی کینہ پرور۔

"عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذا الشهر قد حضركم وفيه ليلة خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله ولا يحرم خيرها الا محروم (ابن ماجه)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس حاضر ہوا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا، اور اسکی بھلائی سے وہی محروم ہوتا ہے جو (فطرتاً) واقعتاً محروم ہے۔

شب قدر کونسی رات ہے

شب قدر کی تعیین کے بارے میں بہت سے اقوال منقول ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ یہ شب قدر رمضان کے آخری دہے کی طاق راتوں میں آتی ہے اسکی دلیل حضرت عائشہؓ سے مروی اس روایت سے ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تحروا ليلة القدر فى الوتر من العشر الاواخر من رمضان" (بخاری) ترجمہ: تم شب قدر کو رمضان کے آخری دہے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

ایک جھگڑے کے سبب شب قدر کی تعیین اٹھا لی گئی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کس رات میں ہوتی ہے اس سے اچھی طرح واقف تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بھی اس سے واقف کروانے کے ارادے سے باہر تشریف لا رہے تھے لیکن دو اشخاص کے جھگڑے کے سبب تعیین اٹھا لی گئی۔

بخاری کی روایت ہے! "عن عبادة الصامت رضی اللہ عنہ قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم ليخبرنا ليلة القدر فتلاحى رجلان من المسلمين فقال خرجت لاخبركم بليلة القدر فتلاحى فلان و فلان فرفعت وعسى ان يكون خيرا لكم فالتمسوها فى التاسعة والسابعة والخامسة" ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تا کہ ہم کو شب قدر کی خبر دیں پس مسلمانوں میں سے دو اشخاص

آپس میں جھگڑا کیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں آیا تھا کہ تم کو شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں اور فلاں جھگڑا کیئے تو (اسکی تعیین) اٹھالی گئی پس تم اسکو (رمضان کے آخری دہے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کی تعیین کا علم تھا

شارح بخاری حضرت امام بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں اس متعلق کہ شب قدر کی تعیین کے اٹھالئے جانے کے بعد بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسکی تعیین کو جانتے تھے یا نہیں، لکھتے ہیں: ''قلت روی عن ابن عیینة انه اعلم بعد ذلک بتعینها'' (عمدۃ القاری) ترجمہ: میں کہونگا کہ حضرت ابن عیینہ سے مروی ہیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعیین کے اٹھالئے جانے کے بعد بھی اسکی تعیین کو جانتے تھے۔

شب قدر کو پوشیدہ رکھنے کی حکمتیں

اس بارے میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں منجملہ انکے چند حکمتیں یہ ہیں۔

☆ دیگر اہم پوشیدہ امور مثلاً اسم اعظم، جمعہ کے روز قبولیتِ دعا کی گھڑی کی طرح اس رات کو بھی پوشیدہ رکھا گیا اگر اسے پوشیدہ نہ رکھا جاتا تو عمل کی راہ بند ہوجاتی اور اسی رات کے عمل پر اکتفا کرلیا جاتا، ذوقِ عبادت میں دوام کی خاطر اسکو آشکار نہیں کیا گیا۔

☆ اگر کسی مجبوری کے سبب کسی انسان کی وہ رات رہ جاتی تو شاید اسکے صدمے کا ازالہ ممکن نہ ہوتا۔

☆ اللہ تعالی کو چونکہ اپنے بندوں کا رات کے اوقات میں جاگنا اور بیدار رہنا محبوب ہے، اس لئے رات کی تعیین نہ فرمائی تاکہ اسکی تلاش میں متعدد راتیں عبادت میں گذاریں۔

☆ عدم تعیین کی وجہ سے گنہگاروں پر شفقت بھی ہے کیونکہ اگر علم کے باوجود اس رات میں گناہ سرزد ہوتا تو اس سے شب قدر کی عظمت مجروح کرنے کا جرم بھی لکھا جاتا۔

شب قدر کی علامتیں

احادیث شریفہ میں شب قدر کی چند علامات بھی بیان کی گئی ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لیلة سمحة طلقة لا حارة ولا باردة

تصبح شمسها صبيحتها ضعيفة حمراء" (شعب الایمان للبیہقی)

ترجمہ: یہ ایک نرم، چمکدار رات ہے نہ گرم نہ سرد، اسکی صبح سورج کمزور اور سرخ طلوع ہوتا ہے۔

مسلم شریف جلد(۱) میں یہ روایت مذکور ہے

"عن زر بن حبيش يقول سالت ابى بن كعب فقلت ان اخاك ابن مسعود يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر فقال رحمه الله اراد ان لا يتكل الناس اما انه قد علم انها فى رمضان وانها فى العشر الاواخر وانها ليلة سبع وعشرين ثم حلف لا يستثنى انها ليلة سبع وعشرين فقلت باى شىء تقول ذلك يا ابا المنذر قال بالعلامة او بالآية التى اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لا شعاع لها"۔

ترجمہ: حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے دریافت کیا اور عرض کیا بے شک آپکے (دینی) بھائی ابن مسعود فرماتے ہیں کہ جو تمام سال راتوں میں عبادت کرتا ہے تو شب قدر کو پالیتا ہے، پس حضرت ابی بن کعب نے فرمایا اللہ ابن مسعود پر رحم کرے انکے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ بھروسہ نہ کریں (اور ایک رات کو مخصوص نہ کرلیں) ورنہ ان کو اس بات کا علم تھا کہ وہ رمضان میں ہے اور یہ کہ وہ آخری دہے میں ہوتی ہے اور یہ کہ وہ ستائیسویں رات کو ہوتی ہے پھر انہوں نے (یعنی ابی بن کعب) نے بلا استثناء قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں رات ہے (حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابو المنذر (یہ حضرت ابی کی کنیت ہے) آپ یہ کس بنیاد پر فرمارہے ہیں انہوں نے فرمایا؟ اس نشانی کی بنیاد پر جسکی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ وہ رات (کی صبح سورج) طلوع ہوتا ہے تو اسکی شعاعیں نہیں ہوتی۔

مسند احمد میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی طویل روایت میں ہے **"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امارة ليلة القدر انها صافية بلجة كان فيها قمرا ساطعا ساكنة ساجية لا برد فيها ولا يحل لكوكب ان يرمى به فيها حتى تصبح وان اماراتها ان الشمس صبيحتها تخرج مستوية ليس لها شعاع مثل القمر ليلة البدر ولا يحل للشيطان ان يخرج معها**

یومئذ"۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رات کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ وہ چمکدار اور کھلی ہوئی ہوتی ہے صاف وشفاف، گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہے معتدل ہوتی ہے، نہ سرد نہ گرم، اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے، اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار جیسا کہ چودھویں رات کا چاند ہے، شیاطین کے لئے روا نہیں ہے کہ اس دن کے سورج کے ساتھ نکلے۔

شب قدر اکثر علماء کے نزدیک

علماء کی اکثریت اس بات پر متفق ہیکہ شب قدر عموماً رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے۔

چنانچہ امام قرطبی فرماتے ہیں! **"قد اختلف العلماء فی ذلک والذی علیه المعظم انها لیلة سبع وعشرین"**۔(تفسیر قرطبی) ترجمہ: یقیناً اس بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور جس پر اکثر متفق ہیں وہ ستائیسویں شب ہے۔

مسلم جلد اول میں حضرت ابیؓ کا یہ ارشاد مروی ہے **"قال ابی واللہ انی لاعلمها واکثر علی علمی هی اللیلة التی امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بقیامها هی لیلة سبع وعشرین"** ترجمہ حضرت ابیؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں اس شب کو جانتا ہوں مجھے زیادہ علم یہ ہیکہ وہ رات جس میں عبادت کرنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے وہ ستائیسویں رات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ ستائیسویں شب کو شب قدر بتلاتے ہیں اور اپنے اسی فرمان کی تائید میں تین دلائل بیان فرماتے ہیں، چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے **"انه قال لیلة القدر تسعة حروف وهو مذکور ثلاث مرات فتکون السابعة والعشرین"** ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: لیلۃ القدر کے نو (۹) حروف ہیں اور وہ (سورۃ القدر میں) تین مرتبہ مذکور ہے لہذا وہ مجموعاً ستائیس ہونگیں۔

"ان الســـورۃ ثلاثون کلمة وقوله (هی) هی السابعة وعشرون فیها (تفسیر کبیر) ترجمہ:

بے شک سورہ (القدر) تیس (۳۰) کلمات پر مشتمل ہے اور اللہ کا ارشاد ھی وہ ستائیواں کلمہ ہے۔ مطلب یہ ہیکہ لفظ ھی (یعنی وہ) جسکے ذریعہ اللہ تعالی نے لیلۃ القدر کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ ستائیواں کلمہ ہے جس سے شب قدر کے ستائیویں شب میں ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔

شب قدر میں کی جانے والی دعا

”عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أرأیت ان علمت ای لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی“ (مشکوۃ ج ۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلایئے کہ اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ کونسی رات شب قدر ہے تو میں اللہ تعالی سے کیا دعا مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یہ دعا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی (اے اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور معاف کرنا تجھے پسند ہے تو مجھے معاف فرما۔

شب قدر سے متعلق محدث دکن علیہ الرحمہ کی نصیحت

صاحبو! اسکو غفلت میں نہ کھویئے، اس لئے کہ جسکو دربار کے روز بھی حضوری نصیب نہ ہوئی تو پھر اسکو کیا مل سکتا ہے۔ (فضائل رمضان)

عیدالفطر......احکام وآداب

عید الفطر

شب عید الفطر

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم من احیا اللیا لی الخمس و جبت له الجنة، لیلة الترویة و لیلة عرفة و لیلة النحر و لیلة الفطر و لیلة النصف من شعبان (ترغیب و ترھیب)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی ان پانچ راتوں میں عبادت کرے، اس کیلئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ شب ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ کی رات) شب عرفہ، شب عیدالاضحیٰ، شب عیدالفطر اور شعبان کی پندھرویں رات۔

عن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیه و سلم قال من قام لیلتی العیدین محتسبا اللہ لم یمت قلبه یوم تموت القلوب (ابن ماجه ص ۱۲۷)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جوکوئی عیدین کی راتوں میں اللہ تعالی سے ثواب کی امید کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے اسکا دل اس دن نہیں مریگا جب کہ دوسرے دل مردہ ہوجائیں گے۔ (یعنی قیامت کے دن)

شب عید میں دعا کرنا:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال خمس لیال لا ترد فیهن الدعاء لیلة الجمعة و أول لیلة من رجب و لیلة النصف من شعبان و لیلتی العیدین (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۳۱۷)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعاء رد نہیں کی جاتی جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندھرویں رات عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی راتیں۔

یوم عید الفطر کی فضیلت

عن انس رضی اللہ عنہ قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ابدلكم الله بهما خيراً منهما يوم الاضحى ويوم الفطر (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۷)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور انکے (اہل مدینہ) کے کھیل کود کے دو دن مقرر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ وہ عرض کئے کہ زمانہ جاہلیت میں ہم ان دنوں میں کھیلا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عطا فرمایا ہے ''عید الاضحیٰ اور عید الفطر''۔

عن سعد بن أوس الأنصاري عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم عيد الفطر وقفت الملائكة على ابواب الطرق فنادوا اغدوا يامعشر المسلمين إلى رب كريم يمن بالخير ثم يثيب عليه الجزيل لقد أمرتم بقيام الليل فقمتم و امرتم بصيام النهار فصمتم و أطعتم ربكم فاقبضوا اجوائزكم فإذا صلوا انادى مناد ألا إن ربكم قد غفر لكم فارجعوا راشدين إلى ربكم فهو يوم الجائزة ويسمى ذلک اليوم في السماء يوم الجائزة (ترغيب وترهيب ج ۲ ص ۱۵۳)

حضرت سعد بن اوس انصاریؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرمائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ندا دیتے ہیں اے مسلمانوں رب کریم کی طرف لوٹ جاؤ جو بھلائی دیکر احسان کرتا ہے پھر اس پر بہت سا ثواب بھی دیتا ہے یقیناً تمہیں رات میں عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تو تم نے عبادت کی اور دن میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزہ رکھا اور اپنے رب کی اطاعت کی پس تم اپنے انعامات حاصل کرلو، پس جب لوگ نماز سے فارغ ہوجاتے ہیں تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے سنو بیشک تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا پس تم ہدایت یافتہ بن کر اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤ۔ پس وہ (عید الفطر) انعام کا دن ہے، اور آسمانوں میں اس دن کو یوم الجائزہ (انعام کا دن) کہا جاتا ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ... فإذا کان یوم عیدهم یعنی یوم فطرهم باهی بهم ملائکته فقال یا ملائکتی ماجزاء أجیر وفی عمله قالوا ربنا جزائه أن یوفی أجره قال ملائکتی عبیدی و إمائی قضوا فریضتی علیهم ثم خرجوا یعجون إلي بالدعاء و عزتی و جلالي و کرمي و علوی و إرتفاع مکانی لأجیبنهم فیقول ارجعوا قد غفرت لکم و بدلت سیآتکم حسنات قال فیرجعون مغفوراً لهم (بیهقی ج۳ ص ۳۴۳، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۲)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عید کا دن آتا ہے یعنی عید الفطر کا دن، تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان (اللہ کے بندوں کے متعلق) اپنے بندوں سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ پس فرماتا ہے کہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کیا ہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ پروردگار اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے، اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے، اۓ میرے فرشتو: میرے بندوں اور باندیوں نے میرے اس فریضہ کو جو ان کے ذمہ تھا ادا کر دیا ہے، پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) دعا کیلئے نکلے ہیں، مجھے اپنی عزت وجلال، کرم و بلندی اور بلند مرتبہ کی قسم میں ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر اللہ فرماتا ہے اے میرے بندو: لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا، اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔

عید الفطر کے اعمال

عید الفطر کا غسل:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یغتسل یوم الفطر و یوم الأضحی۔ (ابن ماجه ص ۹۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آپ فرمائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

عیدالفطر میں مسواک کرنا:

عن ابن المسیب رضی اللہ عنہ قال المسواک فی یوم العید سنة۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ۰ ۸)
ترجمہ: حضرت ابن مسیبؓ سے روایت ہے آپصلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عید کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

عیدگاہ کو پیدل جانا:

عن علی رضی اللہ عنہ قال من السنة ان تأتی المصلی یوم العید ماشیا۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۳۔ حدیث: 5007)
ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے آپ فرمائے عیدگاہ کو پیدل جانا سنت ہے۔

عیدگاہ کو جانے اور آنے کے لئے مختلف راستے اپنانا:

عن محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یأتی العید ماشیاً و یرجع فی غیر الطریق الذی ابتدأفیہ۔ (ابن ماجہ۔ کتاب اقامة الصلوٰة و السنة فیھا۔ باب ماجاء فی الخروج یوم العید۔ حدیث: 1300)
ترجمہ: حضرت محمد بن عبداللہ بن ابورافعؓ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل تشریف لیجایا کرتے تھے اور جس راستہ سے جاتے تھے اس کے علاوہ راستہ سے واپس ہوتے تھے۔

نماز عید کو جانے سے قبل کچھ تناول کرنا:

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یا کل تمرات و یأکلھن وترا۔ (بخاری۔ کتاب العیدین۔ باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج۔ حدیث: 953)
ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ فرمائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن چند کھجور کھائے بغیر نماز عید کے لئے تشریف نہیں لیجاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کھجوروں کو طاق عدد میں تناول فرماتے تھے۔

صدقہ فطر احکام وآداب

صدقہ فطر کی تعریف: ہر صاحب نصاب مسلمان پر عید الفطر کے دن جو صدقہ واجب ہوتا ہے اس کو صدقہ فطر کہتے ہیں۔

صدقہ فطر کا وقت: عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ اگر عید الفطر کی صبح صادق سے پہلے اگر کوئی انتقال کر جائے یا مالدار غریب ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا اور اگر طلوع صبح صادق سے پہلے کوئی بچہ پیدا ہو جائے، کافر مسلمان ہو جائے یا غریب مالدار ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہوگا۔

عید کی صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد اگر کوئی شخص انتقال کر جائے، مالدار غریب ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب رہے گا اور اگر کوئی بچہ پیدا ہو، کافر مسلمان ہو تو اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا۔

صدقہ فطر عید الفطر کی صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد نماز عید سے پہلے ادا کرنا مسنون ہے۔ اس سے پہلے بھی ادا کرنا جائز ہے چاہے ماہ رمضان میں یا رمضان سے قبل۔

صدقہ فطر کن پر واجب ہے؟: صدقہ فطر ہر صاحب نصاب مسلمان پر واجب ہے چاہے مرد ہو یا عورت، مقیم ہو یا مسافر، بالغ ہو یا نابالغ، عاقل ہو یا مجنون۔ البتہ اگر نابالغ بچہ اور مجنون خود صاحب نصاب نہ ہو تو ان کے سرپرست اپنے مال سے ادا کریں اور اگر مالدار ہوں تو ان کے مال سے صدقہ فطر ادا کرے۔

نوٹ: صاحب نصاب سے مراد وہ شخص ہے جو ساڑھ گرام سات سو پچپن ملی گرام سونا یا 425 گرام 285 ملی گرام چاندی یا ان میں سے کسی کی قیمت کا مالک ہو۔ صدقہ فطر میں زکوۃ کی طرح مال پر ایک سال کا گزرنا، مال کا تجارتی ہونا وغیرہ شرائط نہیں۔

صدقہ فطر کی مقدار: گیہوں کا ارادہ ہو تو نصف صاع (سوا کیلو) یا اس کی قیمت اور اگر کھجور کا ارادہ ہو تو ایک صاع (ڈھائی کیلو) یا اس کی قیمت ادا کرنا واجب ہے۔

صدقہ فطر دینے کی فضیلت:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ الفطر للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین فمن اداھا قبل الصلاۃ فھی زکاۃ مقبولہ ومن اداھا بعد الصلوۃ فھی صدقہ من الصدقات۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب صدقۃ الفطر۔ حدیث: 1827)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرمائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ دار کی ،لغوبات اور فحش کلامی سے پاکی کے لئے اور مساکین کے کھانے کی فراہمی کے لئے صدقہ فطر کو مقرر فرمایا۔ جو کوئی صدقہ فطر کو نماز سے قبل ادا کرے گا تو وہ مقبول صدقہ ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

عن جریر رضی اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ صوم شھر رمضان معلق بین السماء والارض ولا یرفع الا بزکاۃ الفطر۔ (ترغیب ج ۲ ص ۱۵۱)

ترجمہ : حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ماہ رمضان کے روزے آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں اور صدقہ فطر ادا کئے بغیر بلند نہیں ہوتے۔

صدقہ فطر کس کو دیا جاسکتا ہے:

جن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ان کو صدقہ فطر بھی دیا جاسکتا ہے۔ جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں انہیں صدقہ فطر بھی نہیں دیا جاسکتا۔

مثلاً صاحب نصاب، سادات کرام، مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا تنخواہوں میں یا کافر کو۔

صدقہ فطر کی قضا: اگر عید کے دن صدقہ فطر ادا نہ کرسکے تو بعد میں کبھی بھی صدقہ فطر ذمہ داری سے ساقط نہیں ہوتا بلکہ جب تک ادا نہیں کیا جائے گا واجب رہے گا۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم